ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک 08/اگست 2008ء | 07/شعبان 1429 ہجری قمری ❁ 08/ظہور 1387 ہجری شمسی | شمارہ 32

نیک کام نہ چھوڑو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اس شخص کی طرح نہ ہو جو رات کو اٹھا کرتا تھا (اور تہجد پڑھا کرتا تھا) پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل حدیث نمبر 1084)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نُور دنیا میں پھیلاوے۔ اسلام کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رُک نہیں سکتیں۔

’’صدہا نشان ہیں جن کے گواہ موجود ہیں۔ کیا ان دیندار مولویوں نے کبھی ان نشانوں کا بھی نام لیا۔ جس کے دل پر خدا تعالیٰ مُہر کرے اُس کے دل کو کون کھولے۔ اب بھی یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نُور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں فرمایا ہے اَنَا الْفَتَّاحُ اَفْتَحُ لَکَ۔ تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا وَیَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ ۔ جَلَابِیْبُ الصِّدْقِ ۔ فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ ۔ اَلْخَوَارِقُ تَحْتَ مُنْتَہَی۔ صِدْقِ الْاَقْدَامِ۔ کُنْ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَمَعَ اللّٰہِ جَمِیْعًا۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ یعنی مَیں فتاح ہوں۔ تجھے فتح دوں گا۔ ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور منکر یعنی بعض اُن کے جن کی قسمت میں ہدایت مقدر ہے اپنے سجدہ گاہوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ یہ صدق جلابیب ہیں جو ظاہر ہوں گے۔ سو جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت اختیار کر۔ خوارق یعنی کرامات اس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے۔ تُو سارا خدا کے لئے ہو جا۔ تُو سارا خدا کے ساتھ ہو جا۔ خدا تجھے اس مقام پر اٹھائے گا جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔ اور ایک الہام میں چند دفعہ تکرار اور کسی قدر اختلاف کے ساتھ فرمایا کہ مَیں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو! اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں کو ٹال کر دکھلاؤ۔ ہر یک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھا نہ رکھو۔ پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔ المُنبّہ النَّاصِح ۔ مرزا غلام احمد قادیانی ۔ جنوری 1893ء‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات ۔ جلد اول ۔ صفحہ 310-311۔ مطبوعہ لندن)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 42 ویں اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے سالانہ جلسہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے زندگی بخش، روح پرور، ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطابات

دعاؤں، ذکر الٰہی، عبادات، للّٰہی محبت و اخوت، خلیفۂ وقت اور خلافت احمدیہ سے عشق و محبت اور فدائیت کا خوبصورت ماحول۔

جلسہ میں 85 ممالک کے 40 ہزار 665 افراد کی شمولیت۔

عالمی بیعت کی مبارک تقریب۔ امسال 121 ممالک کی 351 قوموں کے 3 لاکھ 54 ہزار 638 افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ اور انتظامات جلسہ کی افتتاحی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی بیش قیمت نصائح۔

مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر۔ غیر احمدی اور غیر مسلم معزز مہمانوں نے اپنے ایڈریسز میں جماعت کی تعلیم، خدمت انسانیت اور امن پسندی کے کردار کو کھل کر خراج تحسین پیش کیا۔

(حدیقۃ المہدی (آلٹن) ہیمپشائر UK میں منعقدہ جلسہ سالانہ کی مختصر رپورٹ)

1908ء جماعت احمدیہ کے لئے بہت اہمیت کا حامل اور تاریخی سال ہے۔ اس بابرکت سال میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے مطابق قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا اور آج ہم اس نعمت سے متمتع ہوتے ہوئے 100 سال کا سنگ میل طے کر کے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخل ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کے بے حساب نازل

ہونے والے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کو سمیٹتے ہوئے اور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے سائے تلے اپنی اعلیٰ روایات کو قائم رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 42واں جلسہ سالانہ 25، 26، 27/جولائی 2008ء کو حدیقۃ المہدی، ہمپشائر (یوکے) میں انتہائی کامیابی سے منعقد ہوا جس میں 85 ممالک کے 40 ہزار 655 احمدی احباب وخواتین نے شرکت کی۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی جلسہ ہونے کی وجہ سے امسال زیادہ وسیع انتظامات کئے گئے تھے اور دور ونزدیک کے ممالک سے مرد و خواتین کی کثیر تعداد کشاں کشاں جلسہ میں شریک ہونے کے لئے پہنچی تھی۔ اس جلسہ میں شامل ہزاروں احباب کے ساتھ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے براہ راست پروگراموں کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی اس میں شامل ہوکر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے علاوہ چار پُر معارف او ردلپذیر خطابات ارشاد فرمائے جن میں حضور انور نے تقویٰ، اطاعت، بھائی چارہ اور آپس میں پیار ومحبت پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل اور تائیدات اور نظاروں کا ذکر کیا اور جماعت احمدیہ کی ترقیات اور غلبہ کی پیشگوئیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر اثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے استفادہ کے ساتھ اکناف عالم میں بسنے والے احمدیوں نے اجتماعی دعاؤں اور نعروں میں ایم ٹی اے کی وساطت سے شرکت کی اور دنیا کا کونہ کونہ دعاؤں اور نعرہ ہائے تکبیر سے بھر گیا۔

اس جلسہ میں چھ علماء سلسلہ نے مقررہ عناوین پر اردو اور انگریزی میں خطاب بھی کئے۔ اس جلسہ میں برطانیہ اور دیگر ممالک کے عمائدین شامل ہوئے اور انہوں نے جلسہ کے سٹیج سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی امن ومحبت کی تعلیمات اور خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہا۔

عالمی بیعت

جلسہ سالانہ کے موقع پر 27/جولائی کو 16ویں عالمی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ دنیا بھر سے آئے ہوئے چالیس ہزار سے زائد احمدی احباب وخواتین اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں عالمی بیعت کے لئے جلسہ گاہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیعت کے لئے تشریف لائے تو جملہ احباب پہلے ہی قطاریں بنائے تیار بیٹھے تھے۔

عالمی بیعت کی تقریب کے دوران جلسہ گاہ میں متعدد زبانوں میں بیعت کے الفاظ کا ترجمہ دہرایا گیا اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی وساطت سے دنیا کے 193 ممالک کے احمدیوں نے اپنے نئے بھائیوں کے ساتھ تجدید بیعت کا شرف حاصل کیا۔

خلافت احمدیہ جوبلی کے بابرکت سال میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل احمدی احباب نے خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کی۔ حضور انور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا سبز رنگ کا مبارک کوٹ پہن کر پنڈال میں سٹیج کے سامنے کشادہ جگہ پر تشریف فرما ہوئے۔

حضور انور نے اس موقع پر فرمایا کہ امسال 3 لاکھ 54 ہزار 638 بیعتیں ہوئی ہیں اور 121 ممالک کی 351 قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ الحمد للہ۔

مختلف قوموں کے نومبائعین نے حضور انور کے دست مبارک پر اپنے ہاتھ رکھ کر جسمانی رابطہ پیدا کیا اور پھر جلسہ گاہ میں موجود باقی احباب نے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روحانی اور جسمانی تعلق بنایا۔ حضور انور نے تشہد کے بعد انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ دوہرائے جبکہ جلسہ گاہ میں موجود مختلف اقوام کے لوگوں کے لئے ساتھ ساتھ ان کی زبانوں میں الفاظ بیعت دوہرانے کا انتظام موجود تھا۔

عالمی بیعت کے اس وجد آفریں منظر کے بعد کُل عالم کے احمدی احباب نے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں عالمی سجدہ شکر ادا کیا۔ اس طرح سارا جہان احمدیت خداتعالیٰ کے آگے جھک گیا۔ اور اپنے مولیٰ کریم کے ان احسانوں پر اظہار تشکر کیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر کئے ہیں۔ سجدہ شکر کے ساتھ یہ 16ویں عالمی بیعت کا رُوح پرور پروگرام اختتام کو پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے عالمی بیعت کا یہ روحانی سلسلہ 1993ء میں جاری فرمایا تھا۔

معائنہ انتظامات

قبل ازیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20/جولائی 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے بابرکت سال میں منعقد ہونے والے 42ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کی تیاریوں نیز بیت الفتوح، اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی میں کئے گئے وسیع انتظامات کا باریک بینی سے معائنہ فرمایا اور منتظمین ومعاونین کو موقع پر مختلف ہدایات سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے بیت الفتوح، اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی کا باری باری معائنہ فرمایا اور ان جگہوں پر رہائش گاہوں، طعام گاہوں، کار پارکنگ، لنگر خانوں میں سالن پکوائی اور روٹی پلانٹ، ایم ٹی اے سٹوڈیو، مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ میں مختلف زبانوں میں ترجمہ کے انتظامات، رجسٹریشن اور ٹرانسپورٹ کے معاملات کا جائزہ لیا اور موقع پر موجود منتظمین ومعاونین سے بعض سوالات دریافت فرمائے اور ان کی روشنی میں ہدایات سے بھی نوازا۔

ایک جگہ بچوں نے ڈیوٹی کے بیج سینوں پر لگائے ہوئے تھے حضور انور نے ازارہ شفقت ان کے بیجز بازوؤں پر لگائے۔ بعض جگہوں پر معاونین کو مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔ آخر پر حضور انور اس تقریب کے لئے تیار کئے گئے سٹیج پر تشریف لائے۔ اس سے قبل وہاں موجود ناظمین شعبہ جات کو شرف مصافحہ بخشا۔

تلاوت قرآن کریم وترجمہ کے بعد حضور انور نے کارکنان سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ روایت کے مطابق آج جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو۔کے جماعت کے احباب انصار، خدام اور لجنات سب اتنے تجربہ کار ہو چکے ہیں کہ کام کو سنبھال سکتے ہیں اور سنبھالتے ہیں۔ گزشتہ سال بارش کی وجہ سے کچھ انتظامات میں کمیاں نظر آئیں۔ اس کے لئے اول تو انتظامیہ نے انتظامات کو مکمل کیا ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی بہت ہوشیار ہوکر کام اور ڈیوٹی سرانجام دینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس سال کھانے کے انتظامات مَیں اسلام آباد میں دیکھ کے آیا ہوں۔ ایک نیا اضافہ ہوا ہے کہ ایک بڑا روٹی پلانٹ لگایا گیا ہے۔ میرا خیال تھا کہ نئے پلانٹ کو تجربۃً استعمال کیا جائے گا۔ مگر انتظامیہ مکمل طور پر نئے پر بھروسہ کئے ہوئے ہے۔ پرانا روٹی پلانٹ سٹینڈ بائی رکھا ہوا ہے۔ روٹی تو بظاہر اس وقت بہت اچھی ہے۔ لیکن بعض دقتیں نظر آرہی ہیں۔ اس لحاظ سے کھانا کھلانے والے منتظمین اس کو مدنظر رکھیں۔ جلسہ کے جو تین دن ہیں پرانے پلانٹ کو سٹینڈ بائی نہ رکھیں کہ جب مشکل پڑے تو اس کو چلائیں اور اس کا انتظام کریں بلکہ تھوڑی مقدار میں ساتھ چلاتے رہنا چاہئے۔ تاکہ اگر ضرورت پڑے تو پرانا پلانٹ فوراً چلایا جاسکے۔ بعض اوقات کھانا کھلانے والے بھی Panic پیدا کردیتے ہیں کہ روٹی کم ہوگئی ہے۔ یہ کرو، وہ کرو اور پھر شور پڑ جاتا ہے۔ اس لئے انتظامات کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہئے۔ جہاں مہمان ہوں وہاں Panic نہ ہو۔ اگر کچھ روٹی ریزرو بھی رکھنے کی ضرورت ہو تو اس کا بھی انتظام کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ٹرانسپورٹ کا پہلے خطبہ جمعہ میں بتا چکا ہوں۔ معاونین اور کارکنان خوش دلی کا مظاہرہ کریں۔ اگر کوئی مسئلہ پیدا ہوتا بھی ہے تو نہ پریشان ہونا ہے اور نہ غصہ ہونا ہے۔ نہ مہمان سے بدتمیزی سے بات کرنی ہے۔ صفائی کا بھی خیال رکھیں۔ پچھلی دفعہ بارش کی وجہ سے ایک جائز عذر بھی تھا۔ ٹائلٹس بہت گندی تھیں۔ مجھے بہت شکایتیں ملی تھیں۔ موسم ایک وجہ تھا۔ جوتے گندے ہوتے تھے اور کیچڑ ہوجاتا تھا۔ اس دفعہ بہتر انتظامات کریں۔

حضور انور نے فرمایا عورتوں کی طرف سے یہ شکایت بھی آتی رہی، خاص طور پر بچوں والی عورتوں سے کارکنات کا رویہ قدرے تلخ اور Rude تھا۔ اس دفعہ کسی قسم کی شکایت نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ چند باتیں تھیں جو مَیں کہنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ احسن رنگ میں ڈیوٹی دیں۔ ڈیوٹی دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نمازیں معاف ہوگئیں۔ اپنی اپنی جگہوں پر چھوٹے چھوٹے گروپ بنا کر نماز باجماعت ادا کریں۔ اگر اجتماعی نہیں تو انفرادی طور پر ادا کریں اور اگر فارغ ہوں نماز کے اوقات میں تو مین مارکی میں پڑھنی چاہئے۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں پر بہت زور دیں۔ ہمارا سارا انحصار دعاؤں پر ہی ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں حضور انور اس مارکی کے اندر تشریف لے گئے جہاں خواتین کے جلسہ کی ناظمات اور کارکنات جمع تھیں۔ حضور انور نے ان سے براہ راست بھی گفتگو فرماتے ہوئے ضروری نصائح فرمائیں۔

اس موقع پر تمام حاضرین کے لئے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جملہ افسران جلسہ اور ناظمین اور بیرون سے تشریف لانے والے مہمانان اور مرکزی نمائندگان کے لئے ایک الگ مارکی میں انتظام کیا گیا تھا جہاں حضور انور ایدہ اللہ بھی تشریف لائے۔ اس کے علاوہ جملہ کارکنان اور کارکنات علیحدہ انتظام کے تحت ریفریشمنٹ سے محظوظ ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ میں 40 ہزار سے زائد افراد مرد وزن شامل ہوئے۔

جلسہ کے دوران جماعت کی عظیم روایات کے مطابق ماحول نہایت ہی روح پرور رہا اور سب افراد نے دعاؤں، ذکر الٰہی اور نمازوں کے بابرکت ماحول میں یہ دن گزارے۔ ہزارہا افراد نے اپنے پیارے آقا کی زیارت وملاقات کا شرف حاصل کیا اور برکتوں کو سمیٹا۔

خلافت جوبلی کی مناسبت سے اس جلسہ میں غیر معمولی جوش وجذبہ، خلافت سے محبت اور فدائیت اور اطاعت کے شاندار نمونے دیکھنے میں آئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام انتظامات بھی خوش اسلوبی سے انجام پائے۔ جلسہ کی تفصیلی روئیداد انشاء اللہ آئندہ اشاعتوں میں پیش کی جائے گی۔

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔ عربک ڈیسک یوکے)

دوسری قسط

عربی زبان کے خدائی علم کا دعویٰ
عربی میں مقابلہ کی دعوت

عربی زبان میں دعوت مقابلہ اور حضورؑ کے خداتعالیٰ کی طرف سے عربی زبان اور علوم سکھائے جانے کے بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اپنی تصنیف سلسلہ احمدیہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ابتدائی عمر میں بعض پرائیویٹ استادوں سے عربی کا علم سیکھا تھا مگر یہ تعلیم محض ایک ابتدائی رنگ رکھتی تھی اور مروّجہ تعلیم کے مرحلہ سے متجاوز نہیں تھی اور پنجاب و ہندوستان میں ہزاروں علماء ایسے موجود تھے جو کتابی علم میں آپ سے بہت آگے تھے۔ لیکن جب خداتعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو قرآن علوم سے آپ کو مالا مال کر دیا اور اسے کے ساتھ یہ خارق عادت رنگ میں عربی کا علم بھی عطا فرما دیا۔

چنانچہ سب سے پہلے آپ نے 1893ء میں علماء کو دعوت دی کہ وہ آپ کے سامنے آ کر عربی نویسی میں مقابلہ کر لیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ مجھے خدا کی طرف سے ایک رات میں عربی کا چالیس ہزار مادہ سکھایا گیا ہے۔ اور خدا نے مجھے عربی میں ایسی کامل قدرت عطا فرمائی ہے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا شخص نہیں ٹھہر سکتا خواہ وہ ہندی ہو یا مصری یا شامی۔ آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ اور بار بار اپنے دعویٰ کو پیش کیا اور آخر عمر تک دہراتے رہے لیکن کسی کو آپ کے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔

بعدازاں آپ نے یہ بھی لکھا کہ اگر کوئی ایک فرد مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا تو میری طرف سے اجازت ہے کہ سب مل کر میرے مقابل پر آؤ اور میری جیسی فصیح و بلیغ اور معارف سے پُر عربی لکھ کر دکھاؤ، مگر کوئی بھی مقابل پر نہ آیا۔ آپ نے اس چیلنج کو صرف ہندوستانی علماء تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ اسے عربوں اور مصریوں اور شامیوں تک وسیع کر دیا۔ اور نثر و نظم، سجع وغیر سجع اور مقفی وغیر مقفی فصیح و بلیغ عربی زبان میں کتابیں لکھیں اور ادب کے ہر میدان میں اپنے گھوڑے دوڑائے اور شاہسواری کا حق ادا کر دیا۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ صفحہ56تا 58)

اوّل ابدال الشام

حضرت محمد سعید الشامی الطرابلسی

مکرم السید محمد سعید الشامی صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر ہوا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے جس قدر حالات ہمارے لٹریچر سے میسر آ سکے ہیں یہاں درج کر دیئے جائیں۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مطابق ابدال الشام میں سے پہلے صالح انسان تھے جنہیں حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

آپ نہایت درجہ بزرگ اور نابغہء روزگار عالم تھے، فخر الشعراء اور مجد الأدباء کے ناموں سے یاد کئے جاتے تھے اور طرابلس کے رہائشی تھے جو کہ بیروت سے تیس کوس کے فاصلے پر ہے۔ آپ طرابلس سے براستہ کراچی کرنال گئے، وہاں سے دہلی بغرض علاج حکیم اجمل خان دہلوی کے پاس گئے اور دہلی کے مشہور مدرسہ فتح پوری میں علوم عربیہ کی تدریس کے فرائض بجا لاتے رہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے تعلق

حضرت حافظ محمد یعقوب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے جو ڈیرہ دُون میں رہتے تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت محمد سعید صاحب کا تعارف ہوا۔ ایک دفعہ آپؓ محترم حافظ صاحب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حافظ صاحب نے آئینہ کمالات اسلام (جس کا عربی حصہ التبلیغ کے نام سے شائع ہوا) میں مندرجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں نعتیہ قصیدہ سے آپ کا تعارف کروایا جسے پڑھ کر آپ بے ساختہ پکار اٹھے کہ:

''عرب بھی اس سے بہتر کلام نہیں لا سکتے''۔

ازاں بعد آپ کو سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا جہاں آپ کی ملاقات حضرت میر حسام الدین رضی اللہ عنہ سے ہوئی جنہوں نے آئینہ کمالات اسلام کے عربی حصہ کی بابت گفتگو کے دوران اس کا ردّ لکھنے پر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس ملاقات میں حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جن سے حضرت محمد سعید صاحب الشامی رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں معلومات اور تعارف حاصل کیا۔

التبلیغ کی عربی زبان کا سحر اور نعتیہ قصیدہ کی ادبی بلاغت اور معانی کے بحر زخار نے آپ کی سوچ میں تلاطم برپا کر دیا اور آپ کشاں کشاں قادیان چلے آئے۔

قادیان میں قیام اور بیعت

آپ تقریباً سات ماہ تک تحقیق میں مصروف رہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام کو نہایت قریب سے دیکھا اور حضورؑ کے علمی فیضان سے متمتع ہوئے اور بالآخر بعض مبشر رؤیا کی بناء پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

دینی خدمات

حضرت محمد سعید صاحب الشامی رضی اللہ عنہ نے دو کتابیں تصنیف کیں۔ ایک ''الإنصاف بین الأحباء'' اور دوسری ''إیقاظ الناس'' ہے۔

تذکرہ واقعات

آپ کے حضرت اقدس علیہ السلام کی صحبت میں رہنے کے ایام میں چند ایمان افروز واقعات کا ذکر ملتا ہے جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

❁ ...... حضرت محمد سعید صاحب الشامی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دھوبی آپ کے دھلے ہوئے کپڑے لایا۔ آپ کے دل میں خیال گزرا کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت موجود ہوتے تو اسے اُجرت دے دیتے۔ عین اسی لمحہ جب حضرت محمد سعید صاحب الشامی رضی اللہ عنہ یہ بات سوچ رہے تھے کہ یکا یک حضورؑ رونق افروز ہوئے اور اپنے دست مبارک سے دھوبی کو اس کی مطلوبہ رقم مرحمت فرما دی۔

❁ ...... ایک امر شرعی نے آپ کو سخت مشکل میں ڈال رکھا تھا اور اس بارہ میں اکثر احباب تشفی کرانے سے قاصر تھے۔ حضرت محمد سعید صاحب الشامی رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز ظہر کے لئے تشریف لائیں گے تو آپؑ سے دریافت کروں گا۔ آپؑ نے ظہر کی نماز میں آتے ہی فرمایا کہ جس مسئلہ نے آپ کو اور دیگر حضرات کو الجھن میں مبتلا کر رکھا ہے اس کا حل یہ ہے۔ حالانکہ آپ نے اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔

(عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 167۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ 21 جولائی 2001ء، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقریر جلسہ سالانہ 1964ء، ذکر حبیب صفحہ42، بحوالہ تین سو تیرہ اصحاب صدق وصفا از نصراللہ خان ناصر وعاصم جمالی صفحہ101-103)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں ذکر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم کے آخر میں تین سو تیرہ اصحاب کی جو فہرست دی ہے اس میں آپ کا نام 55 نمبر پر مذکور ہے۔

❁ ...... حضورؑ نے اپنی کتاب ''سچائی کا اظہار'' میں حضرت شامی صاحبؓ کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے:

''ایک فاضل عرب کی اس عاجز کی کتاب آئینہ کمالات اسلام اور تبلیغ کے اعلیٰ درجہ کی بلاغت پر گواہی جو ایک بلدہ عظیمہ میں تعلیم ادب وغیرہ کے مدرس ہیں۔

اخی مکرم مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب سلّمہٗ۔ دیرہ دون سے لکھتے ہیں کہ مَیں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ آپ امام زمانہ ہیں، مؤیدمن اللہ ہیں۔ علماء کو اللہ تعالیٰ نے ضرور آپ کا شکار بنایا ہے یا غلام۔ آپ کا مخالف کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ مجھے اللہ تعالیٰ آپ کے خادموں میں زندہ رکھے اور اسی میں مارے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ ایک عرب عالم اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں۔ شامی ہیں، سیدی ہیں، بڑے ادیب ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب عاربہ کے حفظ ہیں۔ ان سے آپ کے بارے گفتگو ہوئی وہ عالم تبحر اور میں عامی محض۔ مگر توفّی کے معنے میں کچھ بَن نہ پڑا۔ آپ کی عبارت ''آئینہ کمالات اسلام'' جو عربی ہے ان کو دکھائی گئی۔ کہا واللہ ایسی عبارت عرب نہیں لکھ سکتا ہندوستانی کو تو کیا طاقت ہے۔ قصیدہ نعتیہ دکھایا۔ پڑھ کر رو دیا۔ اور کہا خدا کی قسم مَیں نے اس زمانہ کے عربوں کے اشعار کو کبھی پسند نہیں کیا اور ہندیوں کا تو کیا ذکر ہے مگر ان اشعار کو حفظ کروں گا۔ اور کہا واللہ جو شخص اس سے بہتر عبارت کا دعویٰ کرے چاہے عرب ہی کیوں نہ ہو۔ وہ ملعون مسیلمہ کذاب ہے۔ تَمَّ کَلامُہ۔

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کلام ربّانی اور تائید سبحانی کا اعجاز ہے آدمی کا کام نہیں۔ مَیں نے حضرت کو اپنی جان اور اپنی اہل اور اولاد میں مالک کر دیا۔

(سچائی کا اظہار، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ75-76)

❁ ...... اسی طرح آپؑ نے اپنی کتاب ''سچائی کا اظہار'' میں حضرت شامی صاحبؓ کا ایک خط اور اس پر حضورؑ کا جواب بھی عربی زبان میں درج فرمایا ہے جو اپنی ذات میں عربی ادب کا ایک شہ پارہ معلوم ہوتا ہے۔ اس خط کا خلاصہ قارئین کی نظر کیا جاتا ہے۔

سب سے پہلے انہوں نے حضورؑ کو مخاطب کرنے کا سحر انگیز طریق اختیار کیا ہے عرض کرتے ہیں:

اے وہ عظیم الشان وجود کہ جس کے اوصاف حمیدہ کے بارہ میں مجھے نسیم شوق نے آگاہی دی ہے، اور اے وہ ہستی کہ جس کے فیوض کے عطر سے نرگس کے پھولوں نے مہک مستعار لی ہے۔

پھر دعا گو ہوتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اللہ کرے کہ حضور کے نجات کے سفینے علوم وفنون کے سمندروں میں محو سفر رہیں۔ اور لوگوں کے سر آپ کے بلند و بالا مرتبہ کے سامنے جھکے رہیں۔ اور زبانیں آپ کے محاسن کی گواہی دیتی رہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ: میرا آپ سے ملنے کا شوق ناقابل بیان ہے۔ مجھے قضا وقدر نے ملک ملک پھراتے ہوئے اس علاقے میں لا پھینکا اور ایک شفیق بھائی مولوی محمد یعقوب سے ملایا۔ اس کے ساتھ باتوں میں آپ کا ذکر چل نکلا اور جب آپ کے اخلاق ومحاسن سے آگاہی ہوئی تو آپ سے ملاقات کی جستجو پیدا ہوگئی۔ لیکن راہ کی تکلیف، گرمی کی تپش، تہی دستی، اور قلت زاد جیسے امور میری راہ میں حائل ہیں۔

اس کے آگے انہوں نے دو شعروں میں اپنی حالت کا نقشہ کھینچا ہے جن کا ترجمہ ہے:

اگر مجھے قوت پرواز ہوتی تو مَیں وفور شوق سے آپ کی طرف اڑتا چلا جاتا اور کبھی گریز نہ کرتا۔ لیکن کیا کروں کہ میرے پر کٹے ہوئے ہیں اور پر کٹا پرندہ کیسے پرواز کر سکتا ہے۔

تاہم جب تک قدم آپ کی طرف چل کے نہیں جا سکتے تب تک قلم سے ہی یہ پیاس بجھاتا ہوں کیوں کہ خط بھی تو آدھی ملاقات ہے اور ویسے بھی جب پانی میسر نہ آ سکتا ہو تو اسکے متبادل کو ہی اختیار کرنا چاہئے۔

(سچائی کا اظہار، روحانی خزائن جلد 6 ص76-77)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے اس خط کے جواب میں اعلیٰ درجہ کی فصیح و بلیغ عربی زبان میں خط لکھا جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

''اے میرے پیارے اور مخلص مجھے تمہارا نامہ گرامی ملا۔ اسے کھول کر دیکھا اور اس کے مندرجات کو پڑھا تو پتہ چلا کہ یہ ایک سچے، پارسا، صاحب فہم وعقل اور صائب الرائے، صاحب بصیرت ناقد دوست کی طرف سے اس عاجز کے نام آیا ہے جسے تکفیر کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ہر چھوٹا بڑا اسے چھوڑ کر الگ ہو گیا ہے۔ ایسی حالت میں آپ جیسا تسلی دینے والا فاضل عربی محبّ عطا ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے مجھے آپ جیسے شرفاء کی محبت کی بشارت دی ہوئی ہے۔ مَیں نے عرب ممالک اور شام بھجوانے کے لئے ایک کتاب لکھی ہے تا مَیں ان معزز لوگوں کی طرف سے مدد پاؤں۔ ان بابرکت ایام میں آپ کا خط ملا تو مَیں نے اسے عرب ممالک کے ثمار میں سے پہلا ثمر خیال کیا۔ اور اسے شرق وغرب کی اصلاح کے کام کے لئے نیک فال کے طور پر لیا۔ اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ خداتعالیٰ مجھے تمہارے ممالک میں لے جائے تا

میں آپ لوگوں کے دیدار سے متمتع ہوسکوں۔

برادرِ من! اس ملک کے علماء نے مجھے کافر قرار دیا، میری تکذیب کی، مجھ پر بہتان لگائے اور لعن طعن وبیہودہ گوئی کی مجھ پر بھر مار کردی ہے۔ لہذا مَیں ان علماء اور ان کے علم سے بیزار ہوگیا ہوں اور ان لوگوں کے اسلام میں شک کرنے والوں میں سے ہوگیا ہوں۔ ان کے دلوں کو بدظنّی کرنے اور خدائے معبود کی گستاخی کرنے میں یہود کے مشابہ پاتا ہوں۔

یہ مجھے کافر قرار دینے پر مصر ہیں اور انہوں نے مجھے تکلیف دینے کی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ انہوں نے ایک مؤحد اور مومن کو تحریر وتقریر میں کافر کہا ہے اور میری تکفیر میں جلد بازی پر نادم نہیں ہیں، بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وقت تجدید دین اور شیطان کو شکست دینے کے لئے آنے والے مجدد کے ظہور کا نہیں ہے۔ وہ نہیں دیکھتے کہ ظلمت چھاگئی ہے اور دشمن اسلام پر حملہ آور اور نقب زن ہے۔ زمین پر صلیب کی عبادت کرنے والی قوم کا غلبہ ہے جو ہر ایک کو گمراہ کرنے پر کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی اس حالت پر رحم فرماتے ہوئے ایک بندہ کو تجدید دین اور اتمام حجت کے لئے کھڑا کیا تا وہ ان کو ظلمتوں سے نکال کر روشنیوں کی طرف لائے۔

مَیں نے یہ دکھ درد آپ کے سامنے اس لئے بیان کئے ہیں کہ تا آپ کو اسلام کی کمزور حالت پر رحم آئے۔ مَیں آپ کو نیک اور مخلص نوجوان سمجھتا ہوں۔ آپ نے اپنے الفاظ سے مجھے خوش کر دیا ہے اور پیار بھری باتوں سے اس عاجز مورد طعن وملامت کو تسلی دی ہے۔ اللہ آپ کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے اور آپ پر رحم فرمائے۔ وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے''۔

(سچائی کا اظہار، روحانی خزائن جلد 6 ص77-78)

حضرت مسیح موعودؑ کے قلم مبارک سے آپؓ کے اوصاف کا بیان

❁......آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اور مَیں نے ان کتابوں (التبلیغ، تحفہ بغداد، کرامات الصادقین، حمامۃ البشریٰ۔ ناقل) کو صرف زمین عرب کے جگر گوشوں کے لئے تالیف کیا ہے۔ اور میری بڑی مراد یہی تھی کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں میں میری کتابیں شائع ہوجائیں۔ پس مَیں نے دیکھا کہ کتابوں کا ان ملکوں میں شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنے والا ہو......سو مَیں تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میرے لئے حاصل اور متحقق ہو یہاں تک کہ میری دعا قبول ہوگئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو کھینچ لایا جو صاحبِ علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیک بختوں میں سے تھا۔ اور مَیں نے اس کو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار پایا۔ سو مَیں اس کی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل مَیں نے اس کو خیال کیا......۔ اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوشرو میرے پاس آیا، یعنی طرابلس سے، اور حکیم وعلیم اس کو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے یعنی اس وقت تک میرے پاس رہا اور مَیں نے فراست سے اس کے وجود کو باخیر دیکھا اور اس میں رُشد پایا اور اس کے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحاء کے نشان پائے۔ پھر مَیں نے اس کے حال اور قال میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے۔ سو مَیں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقل اس کو حاصل ہے اور آدمی نیک بخت ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کردیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے۔ پھر خدا نے اس کو کچھ حصہ میری شناخت کا عطا کیا، سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہوگیا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہماری معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اس پر کھول دیا۔ اور اس نے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ''ایقاظ الناس'' رکھا اور وہ کتاب اس کے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کے لئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے۔ اور جب اس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی کتابیں حدیث اور تفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک امر میں پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک دودھ اور اس کی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں۔ اور جب میں نے اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے اس کے باب دیکھے اور اس کی چادر اٹھائی تو مَیں نے اس کے بیان کو ملیح پایا اور اس کی شان کی مَیں نے تعریف کی اور مَیں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی جو اس کو بٹہ لگائے۔ اور مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت رکھ دیوے اور اس میں اپنی روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف جھک جاویں۔ اور اس کے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اس کے مقاصد میں برکت ڈالے اور اس کو مقبولوں میں داخل کرے۔ اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتوں کو اپنے وطن کے علماء تک پہنچاوے اور ہماری خبریں ان میں پھیلاوے۔ اور منادی بن کر ہر ایک طرف آوازیں پہنچاوے اور کتابوں کو شائع کرے تا ان لوگوں پر حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائیں کرتے تھے۔

اور مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے۔ بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے۔ اور زبان کو ہر ایک چراگاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اس کے دل میں ڈال دی۔ سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے۔ جو کچھ اس نے کہا اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس کا اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کرے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس کو ہمارے بیج کی نشوونما اور تروتازگی کا باعث کرے اور ہمارا دودھ اس کے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے۔ اور خدا سب مسبّبوں سے نیک تر ہے۔ اور مَیں نے دیکھا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع اس کی سیرت نہیں اور میں نے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنیٰ چیزوں کے کھانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنیٰ ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اس کو مانگتا نہیں بلکہ دھوپ میں بیٹھنے اور آگ سینکنے سے گذارہ کرلیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئیں سوال سے باز رکھتا ہے۔ مَیں نے اس میں فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمیٔ دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اس کا حسیب ہے۔ مَیں نے جو دیکھا سو کہا۔ پس خدا کی رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی سے ان حرجوں کو اٹھاوے جو ہمیں پہنچ گئے۔ اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور جو کچھ وہ دیوے کوئی اس کو رد نہیں کرسکتا۔ وہ اپنے دین کا حافظ اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کریں۔

اور بھائیو یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اس کو وہی پورا کرسکتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے سخت گزریں گے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر سخت گزر رہے ہیں۔ بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہوں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا ہے سوچتے نہیں اور ان کی نظریں سطحی اور دل جلد باز ہیں مگر ان میں قلیل المقدار ایسے بھی ہیں جن کی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں۔

سو ان مشکلات کی وجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم اس عالم مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اس کا وجود اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیک دل اور بہت اچھا آدمی ہے اور اس طرف ضرورت بھی سخت ہے پس شاید خدا اس کے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے اپنے وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی رہائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ سے اجر ملے۔ اور مَیں نے صرف اللہ کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور مَیں نے امانت سے نصیحت کرنے والا ہوں۔ اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا بجز اس کے اور کوئی جواب نہیں کہ ہم ان کے اس خیال پر لاحول پڑھیں اور ان کی سمجھ پر اِنّا لِلّٰہ کہیں۔ کیا انہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیش دست رہے ہیں بلکہ وہ اس بات میں جڑ کی طرح ہیں اور دوسرے ان کی شاخیں ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار اور قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آرہی ہے۔ سو تم نو امیدی کی باتیں مت کرو اور ناامیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیوں میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں۔ سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہل جاتی ہے اور نیت صالحہ میں جنبش آجاتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ اور کوئی نیکی کر لو جو کرسکتے ہو اور اپنے بھائی کے لئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اس کے سفر بحری اور بری کے لئے کافی ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور بہتر توفیق دہندہ......اور چاہئے کہ بھیجنے والے کے لئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے اور ہم پر واجب ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں ان کو بہت جلد متنبہ کریں۔ پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے بیٹھے رہو بعد اس کے جو میں نے اس امر کی ضرورت بیان کردی۔ پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور مت پیچھے ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے سبقت کرو''۔

(اردو ترجمہ منقول از نور الحق حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ19تا29)

ایک روایت اور وضاحت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

غالباً 1894ء کے قریب دو عرب شامی جو علوم عربیہ کے ماہر اور فاضل تھے قادیان آئے، ایک عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہے۔ ہر دو کا نام محمد سعید تھا اور طرابلس علاقہ شام کے رہنے والے تھے۔ ان میں سے ایک صاحب شاعر بھی تھے۔ مالیر کوٹلہ میں ایک ہندوستانی لڑکی سے حضرت نواب محمد علی رضی اللہ عنہ نے شادی کروا دی۔ دوسرے محمد سعید نے ایک رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں تصنیف کیا تھا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر جو بصورت رسالہ چھپی تھی لے کر اپنے وطن ملک شام سلسلہ کی تبلیغ کے واسطے چلے گئے۔ (ذکر حبیب صفحہ42)

حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی اس روایت کے بارہ میں کسی قسم کا شک کرنا تو درست نہیں ہوگا کیونکہ انہوں نے ان احباب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان سے ملے ہوں گے۔ حضرت مفتی صاحب کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ دو محمد سعید نامی عرب احمدی ہوئے تھے۔ ایک شاعر تھے جو شادی کر کے ہندوستان میں ہی رہ گئے۔ جبکہ دوسرے وہ ہیں جنہوں نے حضورؑ کی تائید میں ایقاظ الناس رسالہ لکھا اور بعد ازاں اپنے وطن ملک شام سلسلہ کی تبلیغ کے واسطے چلے گئے۔ لیکن شاید نام کی مماثلت کی وجہ سے ایک ہی شخصیت سمجھ لی گئی۔ لہذا سلسلہ کے لٹریچر میں جملہ صفات ایک ہی محمد سعید الشامی کے نام سے ملتی ہیں۔ یا یہ بھی امکان ہے کہ یہ محمد سعید الشامی صاحب بھی شاعر ہوں اور ان کے اوصاف وواقعات اس لئے محفوظ رہ گئے کیونکہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا ثمرہ بنے اور بعد میں اپنے ممالک میں حضورؑ کی کتب شائع کرنے کی کوششیں کرتے رہے جبکہ دوسرے شامی صاحب ایمان لانے کے بعد ہندوستان میں ہی شادی کر کے رہ گئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت ابو سعید عربؓ ''التبلیغ'' نے ان کا دل موہ لیا۔

(سیرت المہدی کی ایک روایت کے مطابق ان کا تعلق عرب قوم سے نہ تھا لیکن کثرت سے عرب ممالک میں سفر کرنے اور عربی بولنے کی وجہ سے عرب کہلائے۔ ان کے ایک خط کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عربی جملہ میں دیا تھا۔ لیکن کثرت سے عرب ممالک میں آنے جانے اور عربی زبان بولنے کی وجہ سے ان کا ذکر عرب اصحاب کے زمرہ میں کیا جا رہا ہے۔ مرتب)

حضرت ابو سعید عرب صاحب رضی اللہ عنہ بہت بڑے تاجر تھے اور رنگون برما کے علاقہ میں بغرض تجارت رہائش پذیر تھے۔ بڑے آزاد مشرب اور نیچریت کے

باقی صفحہ نمبر 9پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی ایک ایسا وصف اور خُلق ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں بھی ذکر ہے اور انبیاء کا اور ان کے ماننے والوں کا بھی یہ خاصہ ہے۔ مہمان نوازی آپس میں محبت اور پیار بڑھانے کا بھی ایک ذریعہ ہے اور غیر کو بھی متأثر کر کے قریب لاتی ہے جس سے تبلیغ کے مزید راستے کھلتے ہیں۔

جماعت کے جلسے اور ان کے لنگر کے جاری نظام سے غیر بھی متأثر ہوتے ہیں۔

مسیح محمدی کی خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر کارکنان پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے کا اپنے اندر ایک جوش اور عزم پیدا کریں اور وہ نمونے دکھائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کے لئے دکھاتے تھے۔

(آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے پاک نمونوں کا دلکش تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز- فرمودہ 18/جولائی 2008ء بمطابق 18/وفا 1387 ہجری شمسی بمقام بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے کا خطبہ عموماً مَیں میزبانوں کو جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کے بارے میں توجہ دلانے کے لئے دیتا ہوں۔ یہ میزبانی جماعتی نظام کے تحت بھی ہو رہی ہوتی ہے اور ذاتی طور پر بھی احمدی اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کی کر رہے ہوتے ہیں۔

مہمان نوازی ایک ایسا وصف اور خُلق ہے جس کے بارے میں قرآن کریم میں بھی ذکر ہے اور انبیاء کا اور ان کے ماننے والوں کا بھی یہ خاصہ ہے۔ مہمان نوازی آپس میں محبت اور پیار بڑھانے کا بھی ایک ذریعہ ہے اور غیر کو بھی متأثر کر کے قریب لاتی ہے جس سے تبلیغ کے مزید راستے کھلتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سنت میں بھی ہمیں اکرامِ ضیف کے نظارے نظر آتے ہیں اور آپؑ کے غلام صادق کی زندگی میں بھی ہمیں اس طرف ایک خاص توجہ نظر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا بھی تھا کہ لوگ کثرت سے آئیں گے اور ظاہر ہے جب ایک اجنبی جگہ پر لوگ آئیں تو مہمان ہونے کی حالت میں آتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی الہام ہوا کہ وَلَاتُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاس اور جو لوگ تیرے پاس آئیں گے، تجھے چاہئے کہ ان سے بدخلقی نہ کرے اور ان کی کثرت کو دیکھ کر تھک نہ جائے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ مہمان نوازی کرنی تھی کہ انبیاء کا یہ خاصّہ ہوتا ہے لیکن اس میں اصل میں ہمارے لئے نصیحت ہے کہ مسیح موعودؑ کے لنگر تو پھیلنے ہیں۔ اس لئے وہ مرکز جہاں پر خلیفۂ وقت ہو خاص طور پر اور اس کے علاوہ بھی جہاں مسیح موعودؑ کے نام پر لوگ جمع ہوں گے وہاں یہ مہمان نوازی کرنی پڑے گی۔ وہاں اس اعلیٰ خُلق کو جو مہمان نوازی کا ہے اس کام پر معمور لوگ کبھی پس پشت نہ ڈالیں۔ یہ پیشگوئی جماعت کی بہت زیادہ تعداد میں بڑھنے کے بارے میں بھی ہے اور نہ صرف تعداد کے بڑھنے کے بارے میں بلکہ جماعت کے افراد کے اخلاص و وفا میں بڑھنے کے بارے میں بھی ہے کہ مخلصین کا مرکز میں تانتا بندھا رہے گا۔ آنے والے لوگ آتے رہیں گے اور پھر صرف ماننے والوں کی تعداد ہی نہیں بلکہ حق کے متلاشی لوگوں کی بھی ایک بڑی تعداد آتی رہے گی اور ان کی مہمان نوازی بھی رہے گی۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لنگر خانہ بھی شروع فرمایا تھا اور یہ بھی اہم کاموں میں سے آپ نے ایک اہم کام قرار دیا تھا۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر دنیا کے کونے کونے میں چل رہے ہیں اور جماعتی مراکز کی طرف جہاں جہاں بھی جماعت کے مرکز ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سننے کے لئے آنے والوں کی توجہ پیدا ہو رہی ہے اور پھر جب جلسہ سالانہ ہوتا ہے تو اس کا ایک اور ہی قسم کا نظارہ ہمیں نظر آتا ہے۔ پس یہ مہمان نوازی ایک ایسا کام ہمارے سپرد ہو چکا ہے جس کا کرنا ہر احمدی کے لئے عام طور پر اور خلیفۂ وقت اور انتظامیہ کے لئے خاص طور پر فرض ہو چکا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اس میں ہمارے لئے وارننگ بھی ہے کہ اگر تم نے اعلیٰ اخلاق نہ دکھائے تو اللہ تعالیٰ کے انعاموں سے محروم رہنے والے بھی بن سکتے ہو اور یہ خلق اگر اپنے اندر قائم کر لو گے تو یہ خلق قائم کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔

پس وہ تمام کارکنان والنٹیئرز اور انتظامیہ کے لوگ خوش قسمت ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور انہیں یہ موقع مل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی عمر کے مرد، خواتین بھی، نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی اور بچے بھی جلسہ کے دنوں میں ایک خاص جوش سے اپنے نام مہمانوں کی خدمت اور جلسہ سالانہ کی متفرق ڈیوٹیوں کے لئے پیش کرتے ہیں۔

اور جیسا کہ مَیں کئی دفعہ بتا چکا ہوں کہ اب ہر ملک میں جلسے ہوتے ہیں، کئی جلسوں میں مَیں بھی شامل ہوتا ہوں تو ہر قوم کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیوٹیاں دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور خوشی سے پیش کرتے ہیں۔ افریقہ کی بھی مثالیں مَیں دے چکا ہوں کہ کس طرح خوش دلی سے وہ ڈیوٹیاں دیتے ہیں۔ پھر امریکہ، کینیڈا میں جلسے ہوئے اور کہیں بھی جب مَیں گیا ہوں، جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں، وہاں بھی ہر طبقے کے لوگ اور ہر عمر کے لوگ مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور بڑی خوشی سے ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں۔

لیکن UK کے جلسہ کی ایک اہمیت بن چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں انتظامات کی وسعت، جو خلافت کی موجودگی کی وجہ سے ہے، باقی دنیا کی نسبت زیادہ ہے اور لوگوں کی نظر بھی اس جلسے پر زیادہ ہوتی ہے۔ اپنوں کی بھی اور غیروں کی بھی اور اس لحاظ سے جو ڈیوٹیاں دینے والے ہیں، بعض قسم کی ڈیوٹیاں بھی ان کے لئے بڑی حساس ہیں اور ظاہر ہے جب یہ جلسہ جیسا کہ مَیں پہلے کئی دفعہ کہہ چکا ہوں، غیر شعوری طور پر مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے تو میری فکر بھی اس جلسے پر زیادہ ہوتی ہے، لوگوں کی توقعات بھی زیادہ ہوتی ہیں، ان لوگوں کی جو خاص طور پر باہر سے آتے ہیں، جو دوسرے ملکوں سے مہمان بن کے آ رہے ہوتے ہیں۔ ضمناً یہاں یہ بھی بتا دوں کہ اس وقت خلافت کا مرکز یہاں ہونے کی وجہ سے لندن کے خدام اور بعض دوسرے کام کرنے والے جو حفاظت کی ڈیوٹیاں دیتے ہیں یا مستقل لنگر میں ڈیوٹیاں دے رہے ہیں یا دوسرے فنکشنز میں اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، فنکشنز بڑی تعداد میں ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے ممالک کے افراد جماعت کی نسبت یہاں کے لوگ زیادہ اور مستقل کام کرنے والے ہیں اور گزشتہ 24 سال سے نہایت احسن رنگ میں اپنی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ربوہ اور قادیان میں تو اس کام کے لئے مستقل عملہ ہے لیکن یہاں لنگر کا بھی بہت سا حصہ اور مسجد فضل کی جو متفرق ڈیوٹیاں ہیں یہ والنٹیئرز انصار اور خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی اس خدمت کی بہترین جزا دے۔ اس ملک میں اور پھر اس مہنگے شہر میں رہتے ہوئے اپنے وقت اور مال کی قربانی کر رہے ہوتے ہیں تو یقیناً یہ سب کارکنان کا جماعت اور خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق ہے جس کی وجہ سے وہ یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ان کو یہ توفیق دیتا چلا جائے۔

جماعت کے جلسے اور ان کے لنگر کے جاری نظام سے غیر بھی بہت متاثر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی جو لوگ قادیان آئے تھے، بعض غیر از جماعت اس لنگر کے نظام کو اور مہمان نوازی کو دیکھ کر اور خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کو دیکھ کر بڑے متأثر ہوتے تھے۔ آج کل بھی جلسوں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جاری کردہ لنگر لوگوں کو متأثر کرتا ہے۔

اس دفعہ جب مَیں افریقہ کے دورے پر گیا ہوں تو بعض ممالک میں جہاں جلسے ہوئے خلافت جوبلی کے حوالے سے لوگوں کی آمد بھی زیادہ تھی تو اتنے مہمانوں کو کھانا ملتے دیکھ کر کئی غیر جو وہاں آئے ہوئے تھے وہ اس بات سے بہت متأثر تھے اور ان کا حیرت کا اظہار تھا۔ اور بعض نے تو اسی بات کو خدائی جماعت ہونے کی دلیل سمجھ لیا کہ اس طرح کی مہمان نوازی تو ہم نے کہیں نہیں دیکھی۔ تو یہ سب اصل میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کی تربیت کی وجہ سے ہے جنہوں نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلاتے ہوئے یہ راستے دکھائے۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں یہ آپؐ کی مہمان نوازی اور سخاوت تھی جس نے کئی کافروں کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس مہمان نوازی ایک ایسا خلق ہے جو دین اور دنیا دونوں طرح سے دوسروں کو قریب لانے کا باعث بنتا ہے اور اس زمانہ میں کیونکہ دین کی تجدید کے لئے اور بندے کو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والا بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے، اعلیٰ اخلاق قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اور آپؑ سے یہ بھی وعدہ فرمایا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ یعنی یہ سب کام جو مسیح محمدی کے سپرد ہوئے بظاہر آپ علیہ السلام اور آپؑ کے بعد نظام خلافت کے ذریعہ پورے ہو رہے ہوں گے۔ لیکن دلوں کو پھیرنے کی طاقت سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں ہے۔ اس لئے حقیقت میں یہ کام خدا تعالیٰ خود کرتا ہے، کرتا رہا ہے اور کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس زبردست مدد کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے فرمایا جب اس طرح ہوگا، دلوں کو پھیرے گا تو لوگ آئیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ يَأْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کہ یعنی لوگ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آئیں گے۔ پس جب اللہ تعالیٰ دین قبول کرنے والوں کو، دین سیکھنے والوں کو اور دین کی تحقیق کرنے والوں کو بھیجے گا تو فرمایا پھر گھبرانا نہیں بلکہ اعلیٰ خلق کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑنا تو یہ اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آنے والے مہمانوں کی تھی اور آپؑ کے لئے آنے والے مہمانوں کی ہے۔ جلسوں کا انعقاد بھی آپ علیہ السلام نے اس لئے فرمایا تھا کہ دین اور روحانیت میں ترقی ہو اور اس کے لئے لوگ جمع ہوں۔

پس یہ مہمان جو جلسے کے لئے آتے ہیں اور آ رہے ہیں ان کی ہر رنگ میں خدمت کرنا، ہر کارکن کا جس نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے اور جس کی ڈیوٹی مختلف شعبہ جات میں لگائی گئی ہے اس کا فرض ہے کہ پوری توجہ سے ڈیوٹی دے۔ یہ مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آ رہے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کو دیکھ کر نہ گھبرانا اور نہ ہی بد خلقی دکھانی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے ہمیں مہمان نوازی کے عجیب نمونے نظر آتے ہیں۔ اب دیکھیں کیسے کیسے عظیم نمونے ہیں کہ مہمان بستر گندا کر گیا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے آنحضرت ﷺ اس کو دھو رہے ہیں۔ نجاشی کے بھیجے ہوئے وفد کی خود اپنے ہاتھ سے خدمت کر رہے ہیں۔ صحابہ آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ ہمیں کام کرنے دیں اور موقع دیں، آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ جواب میں فرماتے ہیں، ان لوگوں نے مسلمانوں کی جو عزت اور خدمت کی ہے اب میرا فرض بنتا ہے کہ مَیں اپنے ہاتھ سے ان کی خدمت کروں۔ پھر مہمان آتا ہے، ایک بکری کا دودھ پیتا ہے، اَور مانگتا ہے، آپؐ پیش فرماتے چلے جاتے ہیں حتّٰی کی سات بکریوں کا دودھ پی جاتا ہے لیکن آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ کیا کر رہے ہو، تمہارا پیٹ ہے یا کیا چیز ہے؟ دیتے چلے جاتے ہیں۔

صحابہؓ کی اس طرح تربیت فرمائی کہ گھر والے مہمان کی خاطر بچوں کو بھوکا سلا دیتے ہیں کہ کھانا کم ہے اور خود بھی اندھیرا کر کے صرف ظاہراً منہ سے ایسی آوازیں نکالتے ہیں جیسے کھانا کھا رہے ہیں تا کہ مہمان محسوس کرے کہ یہ میرے ساتھ شامل ہیں۔ اور یہ مہمان نوازی پھر خدا کو بھی اس قدر پسند آتی ہے کہ عرش پر خدا بھی اس کو دیکھ کر مسکراتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کو آپ کے ایسے قربانی کرنے والے خدام کے اس عمل کی خوش ہو کر پھر خبر بھی دیتا ہے۔

پھر صحابہؓ کی مہمان نوازی کے وہ نمونے بھی ہیں جو ایک دو روز کی مہمان نوازی نہیں بلکہ مہاجرین جب ہجرت کر کے مدینہ آئے تو انصار نے ان مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے انہیں اپنے آدھے مال کا بھی حصّہ دار بنا دیا جن کو خدا تعالیٰ نے تحسین کی نظر سے دیکھتے ہوئے فرمایا کہ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ (الحشر:10) کہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ دوسروں کی خاطر قربانی اس لئے نہیں تھی کہ خود بڑے کشائش میں تھے، اچھے حالات تھے اس لئے مال دے دیا بلکہ خود تنگی میں رہتے ہوئے قربانی کے جذبے سے وہ یہ خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کا نظارہ ہر وقت ہمیں ان میں نظر آتا ہے۔ اپنے بھائیوں کی خدمت پر وہ خوش ہوتے تھے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جلسے پر آنے والے مہمان بھی یہاں UK میں تو خاص طور پر خلافت سے محبت اور دین سیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس لئے ان کی خدمت ہمارا فرض ہے۔ ہر ایک سے نرمی اور پیار سے پیش آنا ہم پر فرض ہے۔ بعض لوگ پہلی دفعہ پاکستان سے یا افریقہ کے ممالک سے آ رہے ہیں، پھر مختلف قوموں کے لوگ بھی آ رہے ہیں، ان سب سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آنا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ امیر ہو، غریب ہو ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مہمان سمجھ کر خدمت کرنی ہے۔ اس سال خلافت کے سو سال پورا ہونے پر مہمانوں کی آمد بھی زیادہ متوقع ہے۔ اسی لئے انتظامیہ پہلے سے بڑھ کر کچھ انتظامات بہتر کر رہی ہے۔ کارکنان کو بھی پہلے سے بڑھ کر اُن انتظامات کو کامیاب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انتظامات چاہے جتنے مرضی ہوں اگر کارکن صحیح طور پر کام نہیں کر رہے تو سب انتظامات دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ جس خوشی اور جذبے کے ساتھ مہمان آ رہے ہیں اسی طرح کارکنان اور کارکنات کو ان مہمانوں کو خوش آمدید بھی کرنا چاہئے اور ان کی خدمت پر ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے۔ پس مسیح محمدی کی خلافت کے 100 سال پورے ہونے پر کارکنان بھی پہلے سے بڑھ کر خدمت کرنے کا اپنے اندر ایک جوش اور عزم پیدا کریں اور وہ نمونے دکھائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مہمانوں کے لئے دکھاتے تھے۔ آپؑ اس زمانہ میں جو اسوہ ہمارے سامنے قائم کر گئے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے بڑے حسین اوراق ہیں اور اسی حوالے سے آج مَیں اس سیرت کے پہلو کے چند واقعات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

مہمانوں کی خاطر تواضع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت فرمائی کہ ’’لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے، ممکن ہے کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو، اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے‘‘۔

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی وسیع نظام ہے، کارکنان ہیں مستقل بھی اور عارضی بھی، تو اس لحاظ سے تو کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ پھر فرمایا کہ ’’کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے واقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ مَیں تو اکثر بیمار رہتا ہوں (یہ آخری عمر کی آپ کی ہدایت تھی) اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کر کے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو تو ممکن ہے کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 170 جدید ایڈیشن)

پس جیسا کہ مَیں نے کہا تھا اس دفعہ بھی لوگ مختلف قومیتوں کے یہاں آ رہے ہیں اور زیادہ تعداد میں آ رہے ہیں اور کئی ہیں جو پہلی دفعہ آ رہے ہیں۔ پھر بعض مہمان ہیں ان کی بھی افریقہ اور دوسرے ملکوں سے بڑی تعداد آ رہی ہے جو احمدی نہیں ہیں، ان سب کی مہمان نوازی اور ان کے جذبات کا خیال رکھنا ہر کارکن کا فرض ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمیشہ غیر یہاں کے انتظام سے متأثر ہوتا ہے جب بھی یہاں گزشتہ سالوں میں انتظام ہوتے ہیں۔ جو بھی غیر آتے ہمیشہ متأثر ہو کر گئے۔ اس دفعہ زیادہ فکر اس لئے ہے کہ تعداد بھی زیادہ ہوگی اور یہی خیال ہے، لیکن اس تعداد کی وجہ سے کسی قسم کے انتظام میں فرق نہیں پڑنا چاہئے۔

پھر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مہمانوں کا انتظام اور مہمان نوازی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ’’میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے‘‘۔ شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے ’’اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر مَیں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ مَیں خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی۔ اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 292. جدید ایڈیشن)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے گو کہ انتظام ہر قوم کے لئے تو نہیں، مختلف دو تین طرز کا کھانا پکتا ہے لیکن جو کھلانے والے ہیں، جو مہمان نوازی کرنے والے ہیں ان کا بھی فرض ہے کہ مزاج کے مطابق ان کو کھانا مہیا کر دیا کریں۔

حضرت مولوی حسن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (یہ ان کا اپنی بیعت سے پہلے کا واقعہ ہے وہ 1887ء میں پہلی دفعہ قادیان گئے تھے) لکھتے ہیں کہ ’’مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گزرا۔ ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین ان کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں‘‘۔

کہتے ہیں کہ ’’مجھ کو پان کھانے کی بری عادت تھی، امرتسر میں تو مجھے پان ملا لیکن بٹالے میں مجھ کو کہیں پان نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے دوست نے کمال کیا کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بُری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا، دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا تو پان موجود پایا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا‘‘۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ یعقوب علی عرفانیؓ۔ جلد اول۔ صفحہ 135-136)

امرتسر وہاں سے 16 میل تھا وہاں سے حضرت مسیح موعودؑ نے ان کے لئے پان منگوایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو کہا بھی تھا کہ دوبارہ آئیں۔ چنانچہ نیک فطرت، سعید فطرت تھے، 1894ء میں پھر دوبارہ قادیان جا کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی کیونکہ پہلی دفعہ جب گئے ہیں، تو اس وقت تو ابھی آپؑ نے بیعت نہیں لی تھی۔

ایک روایت حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب نے لکھی ہے، مولوی عبداللہ سنوریؓ صاحب کے حوالے سے، کہ: ’’حضرت مسیح موعودؑ بیت الفکر میں (مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے اور مَیں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید مُلاوامل نے دستک دی، مَیں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا: آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے‘‘۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 160۔ مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ)

یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عاجزی کی بھی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ مہمان کے احترام کی بھی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے لیکن آقا نے اپنے غلام کی جو عزت افزائی کی ہے اور صرف اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان اور اسوہ کی پیروی کرنی ہے تو یہ ایک سچا عاشق ہی کر سکتا ہے۔ اور یہی سچے عاشق آپؑ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے آج الزام لگایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نعوذ باللہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ سے بالا سمجھتے ہیں۔

ایک مرتبہ بیگووال ریاست کپورتھلہ کا ایک ساہوکار اپنے کسی عزیز کے علاج کے لئے آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع ہوئی۔ آپؑ نے فوراً اس کے لئے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر قیام وطعام کا انتظام فرمایا اور نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کی بیماری کے متعلق دریافت کرتے رہے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاص طور پر تاکید فرمائی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو ایک مرتبہ بیگووال جانا پڑا تھا اس گاؤں کے ہم پر حقوق ہیں اس کے بعد بھی اگر وہاں سے کوئی آجاتا تو آپ ان کے ساتھ خصوصاً بہت محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔

یہاں پھر ہمیں اس اسوہ پر عمل ہوتا نظر آتا ہے جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اسوہ ہے کہ نجاشی کا جو وفد آیا تھا تو آپ نے اس کی خدمت اس لئے کی تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ نیک سلوک کیا تھا۔

حضرت میر حامد علی شاہ صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ اپنی ذات کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ’’ابتدائی زمانے کا واقعہ ہے اور ایک دفعہ کا ذکر ہے (یہ لمبا واقعہ ہے) کہ اس عاجز نے حضور مرحوم ومغفور کی خدمت میں قادیان میں کچھ عرصہ قیام کے بعد رخصت حاصل کرنے کے واسطے عرض کیا۔ حضور اندر تشریف رکھتے تھے چونکہ آپ کی رأفت اور رحمت بے پایاں نے خادموں کو اندر بھجوانے کا موقع دے رکھا تھا اس واسطے اس عاجز نے اجازت طلبی کے واسطے پیغام بھجوایا۔ حضورؑ نے فرمایا کہ وہ ٹھہریں ہم ابھی باہر آتے ہیں۔ یہ سن کر مَیں بیرونی میدان میں گول کمرے کے ساتھ کی مشرقی گلی کے سامنے کھڑا ہو گیا اور باقی احباب بھی یہ سن کر کہ حضورؑ باہر تشریف لاتے ہیں پروانوں کی طرح اِدھر اُدھر سے شمع انوار الٰہی پر جمع ہونے کے لئے آ گئے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا و مولانا نورالدین صاحب بھی تشریف لے آئے اور احباب کی جماعت اکٹھی ہوئی۔ ہم سب کچھ دیر انتظار میں خَم بر سرِ راہ رہے کہ حضورؑ اندر سے برآمد ہوئے۔ خلاف معمول کیا دیکھتا ہوں کہ حضورؑ کے ہاتھوں میں دودھ کا بھرا ہوا لوٹا ہے اور گلاس شاید حضرت میاں صاحب کے ہاتھ میں ہے اور مصری رومال میں ہے۔ (یعنی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ؓ آپؑ کے ساتھ تھے۔ چھوٹے بچے تھے۔ ’’اور مصری رومال میں ہے‘‘ (چینی رومال میں تھی)۔ ’’حضورؑ گول کمرے کی مشرقی گلی سے برآمد ہوتے ہی فرماتے ہیں کہ شاہ صاحب کہاں ہیں۔ مَیں سامنے حاضر تھا فی الفور آگے بڑھا اور عرض کیا حضور حاضر ہوں۔ حضور کھڑے ہو گئے اور مجھ کو فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ مَیں اسی وقت زمین پر بیٹھ گیا‘‘۔ اب یہ بھی بتایا کہ کھانے یا پینے کے وقت بیٹھ کر پینا چاہئے۔ یا آرام سے کھانا چاہئے۔ ’’پھر حضورؑ نے گلاس میں دودھ ڈالا اور مصری ملائی گئی۔ مجھے اس وقت یہ یاد نہیں رہا کہ حضرت محمود نے میرے ہاتھ میں گلاس دودھ بھرا دیا یا خود حضور علیہ السلام نے‘‘۔

شیخ یعقوب علی عرفانی بھی وہاں موجود تھے جو لکھنے والے ہیں وہ یہ لکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ میری آنکھیں اب تک اس مؤثر نظارے کو دیکھتی ہیں گویا وہ بڑا گلاس حضرت کے ہاتھ سے میر صاحب کو دیا جا رہا ہے۔ جو مجھے بھی یہ نظارہ یاد ہے۔

بہرحال یہ کہتے ہیں ’’مگر یہ ضرور تھا کہ حضرت محمود اس کرم فرمائی میں شریک تھے اور حضورؑ چینی گھولتے تھے گلاس میں دودھ ڈالتے تھے، اچھی طرح ہلاتے تھے پھر مجھے پینے کے لئے دیتے تھے۔ بعض دوستوں نے یہ کام خود کرنا چاہا تو حضورؑ نے فرمایا نہیں نہیں کوئی حرج نہیں، مَیں خود کروں گا۔ جب شاہ صاحب نے گلاس پی لیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرا گلاس بھر کے دیا۔ کہتے ہیں مَیں نے وہ بھی پی لیا۔ گلاس بڑا تھا میرا پیٹ بھر گیا۔ پھر اسی طرح تیسرا گلاس بھرا گیا مَیں نے بڑا شرمگیں ہو کر عرض کیا کہ حضور اب تو پیٹ بھر گیا ہے، فرمایا کہ ایک اور پی لو۔ مَیں نے وہ تیسرا گلاس بھی پی لیا۔ پھر حضورؑ نے اپنی جیب سے کچھ بسکٹ نکالے اور فرمایا کہ جیب میں ڈال لو اور راستے میں اگر بھوک لگی تو یہ کھانا۔ مَیں نے وہ جیب میں ڈال لئے اور خیر وہ دودھ جو باقی تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اندر بھجوا دیا۔ تو اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا چلو آؤ آپ کو چھوڑ آئیں۔ کہتے ہیں مَیں نے عرض کیا کہ حضور اب میں سوار ہو جاتا ہوں، ٹانگے پہ سوار ہونا تھا چلا جاؤں گا۔ حضور تکلیف نہ فرمائیں۔ لیکن حضرت صاحب نے فرمایا ساتھ چلیں گے اور مجھے ساتھ لے کر روانہ ہو پڑے اور پھر ایک مجمع بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ تھا۔ راستے میں دین کی اور بعض علمی باتیں کرتے رہے۔ تو کافی دور تک نکل گئے، تو کہتے ہیں کہ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریب آ کر کان میں کہا کہ آگے ہو کر حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرو اور اجازت لے لو۔ اگر تم نے اجازت نہ لی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اسی طرح تمہارے ساتھ چلتے چلے جائیں گے۔ تو کہتے ہیں اس پر مَیں نے آگے بڑھ کر اجازت لی تو بڑے لطف سے اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اچھا ہمارے سامنے سوار ہو جاؤ تو اس پر مَیں یکّہ پر بیٹھ گیا اور حضور واپس روانہ ہوئے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ صفحہ 136 تا 139)

پھر منشی عبدالحق صاحب کے ساتھ سیر پر تھے واپس لوٹتے ہوئے فرمایا کہ ’’آپ مہمان ہیں، آپ کو جس چیز کی تکلیف ہو، مجھے بے تکلف کہیں کیونکہ مَیں تو اندر رہتا ہوں اور نہیں معلوم ہوتا کہ کس کو کیا ضرورت ہے۔ آجکل مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بعض اوقات خادم بھی غفلت کر سکتے ہیں۔ آپ اگر زبانی کہنا پسند نہ کریں تو مجھے لکھ کر بھیج دیا کریں۔ مہمان نوازی تو میرا فرض ہے‘‘۔

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ صفحہ 142)

مفتی صادق صاحبؓ لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ مَیں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہو گا۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھیں مَیں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جب کھڑکی کھلی تو مَیں کیا دیکھتا ہوں اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے ایک ٹرے میں کھانا رکھے ہوئے لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھایئے مَیں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقّت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء پیشوا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از ذکر حبیب۔ صفحہ 327۔ مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی جمع تھے جن کے پاس کوئی گرم کپڑے وغیرہ نہیں تھے۔ بستر لحاف کپڑے وغیرہ نہیں تھے۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف اور بچھونے وغیرہ منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ کہتے ہیں عشاء کے بعد حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے ہوئے تھے اور ایک بیٹا ان کا جو غالباً حضرت خلیفۂ ثانی تھے، پاس لیٹے ہوئے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چوغہ ان کے اوپر تھا۔ تو پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا لحاف، بچھونا، بستر بھی طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا ہے۔ تو مَیں نے عرض کی کہ حضور کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بھی بہت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے، رات گزر جائے گی۔ نیچے آ کر مَیں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف اور بچھونا بھی لے آئے ہو۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اب اس سے کس طرح لوں۔ کہتے ہیں پھر مَیں مفتی فضل الرحمٰن یا کسی اور سے ٹھیک طرح یاد نہیں، بستر اور لحاف لے کر آیا۔ تو آپؑ نے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کسی اور مہمان کو دے دو، مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آتی اور میرے اصرار پر بھی آپؑ نے نہیں لیا اور فرمایا کسی اور مہمان کو دے دو۔ (اصحاب احمد۔ جلد 4 صفحہ 180)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانیؓ لکھتے ہیں غالباً پہلی مرتبہ 1893ء کے مارچ کے مہینے کے اواخر میں قادیان آیا۔ رمضان کا آغاز تھا اور لوگ اس وقت اٹھ رہے تھے، مہمان خانے کی کائنات صرف دو کوٹھڑیاں اور ایک دالان تھا۔ یعنی کل لنگر خانہ اور دارالضیافت کوٹھڑیاں تھیں اور اس کا ایک صحن تھا جو مطبّ والا ہے۔ اس جگہ جہاں مطبّ تھا باقی موجودہ مہمان خانہ تک پلیٹ فارم تھا۔ حضرت حافظ حامد علی مرحوم کو خبر ہوئی کہ کوئی مہمان آیا ہے اس وقت مہمان خانے کے مہتمم کہو یا داروغہ یا انچارج جو بھی مہمانوں کے تھے سب کچھ وہی تھے اور وہ مجھے جاننے والے تھے جب وہ آ کر ملے تو محبت اور پیار سے انہوں نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور حیرت سے پوچھا کہ اس وقت کہاں سے آ گئے، ۔صبح کے تین بجے سحری کے وقت پہنچے تھے تو مَیں نے جب واقعات بیان کئے تو بیچارے بہت حیران ہوئے۔ کچھ سبزی وغیرہ ان کے حوالے کی، جو یہ ساتھ لے کر آئے تھے۔ تازہ سبزی تھی وہ لے کر اندر چلے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع کی۔ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ تین بجے کے قریب قریب وقت تھا۔ حضرت صاحبؑ نے مجھے گول کمرے میں بلایا اور وہاں پہنچنے تک پر تکلف کھانا بھی موجود تھا۔ میں اس ساعت کو اپنی عمر میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ ایسا وقت تھا کبھی بھول نہیں سکتا۔ کس محبت وشفقت سے بار بار فرماتے تھے کہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی۔ میں عرض کرتا نہیں، حضور تکلیف تو کوئی نہیں ہوئی، معلوم بھی نہیں ہوا۔ مگر آپ بار بار فرماتے ہیں، راستہ بھول جانے کی پریشانی بہت ہوتی ہے۔ آتے ہوئے راستہ بھول گئے تھے پیدل آ رہے تھے اور اس لئے دیر سے پہنچے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا راستہ بھول جانے کی بڑی

پریشانی ہوتی ہے اور کھانا کھانے کے لئے تاکید فرمانے لگے۔ کہتے ہیں مجھے آپ کے سامنے کھانا کھانے سے شرم آتی تھی۔ مَیں ذرا ہچکچا رہا تھا آپ نے خود اپنے دست مبارک سے کھانا آگے کر کے فرمایا کہ کھاؤ، بھوک لگی ہوگی اور سفر میں تھکان بھی ہو جاتی ہے تو آخر مَیں نے کھانا شروع کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ خوب سیر ہو کر کھاؤ، شرم نہ کرو۔ سفر کر کے آئے ہو، حضرت حامد علی صاحب بھی پاس بیٹھے تھے اور آپؑ بھی تشریف فرما تھے۔ مَیں نے عرض کیا حضور آپ آرام فرمائیں مَیں اب کھانا کھا لوں گا۔ حضرت اقدسؑ نے محسوس کیا کہ آپ کی موجودگی میں تکلف نہ کروں۔ فرمایا اچھا حامد علی تم اچھی طرح سے کھلاؤ اور یہاں ان کے لئے بستر اچھا دو تا کہ یہ آرام کر لیں اور اچھی طرح سے سو جائیں۔ آپ تشریف لے گئے مگر تھوڑی دیر بعد ایک بستر لئے ہوئے پھر تشریف لے آئے۔ میری حالت اس وقت عجیب تھی ایک طرف تو میں آپ کے اس سلوک سے نادم ہو رہا تھا کہ ایک واجب الاحترام ہستی اپنے ادنیٰ غلام کے لئے کس مدارات میں مصروف ہے۔ مَیں نے عذر کیا کہ حضور نے کیوں تکلیف فرمائی ہے۔ فرمایا نہیں نہیں تکلیف کس بات کی آپ کو آج بہت تکلیف ہوئی ہے اچھی طرح سے آرام کرو۔ غرض آپ خود بستر رکھ کر تشریف لے گئے اور حامد علی صاحب میرے پاس بیٹھے رہے اور محبت سے مجھے کھانا کھلایا اور پھر حضرت حافظ حامد علی صاحب نے فرمایا کہ آپ لیٹ جائیں مَیں آپ کی ٹانگیں دبا دوں۔ تو مَیں نے بڑے شرمندہ ہو کر کہا نہیں مَیں نے نہیں دبوانی۔ تو اس پر حضرت حافظ حامد علی صاحب نے کہا کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ ذرا دبا دینا تھکے ہوں گے۔ ان کی یہ باتیں سنتے ہی کہتے ہیں میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے کہ اللہ اللہ کس شفقت اور محبت کے جذبات اس دل میں ہیں، اپنے خادموں کے لئے وہ کس درد کا احساس رکھتا ہے۔ فجر کی نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما ہوئے تو پھر مجھ سے دریافت فرمایا کہ نیند اچھی طرح آ گئی تھی؟ اب تھکان تو نہیں؟ غرض اس طرح پر اظہار شفقت فرمایا۔ اور کہتے ہیں آپ کی شفقت اور محبت یہی چیز تھی جو مجھے ملازمت چھڑوا کر قادیان لے آئی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ جلداوّل صفحہ146تا 149)

میاں رحمت اللہ باغانوالہ کا واقعہ ہے یہ میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالہ سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص خادموں میں سے ہیں، اور بنگہ کی جماعت میں بعد میں خدا تعالیٰ نے بڑی برکت اور ترقی بخشی۔ 1905ء میں جبکہ حضرت اقدس باغ میں تشریف فرما تھے، میاں رحمت اللہ قادیان آئے ہوئے تھے اور وہ مہمان خانے میں حسب معمول ٹھہرے ہوئے تھے۔ میاں نجم الدین مرحوم لنگر خانے کے داروغہ مہتمم تھے، ان کی طبیعت کسی قدر اکھڑّ سی واقعہ ہوئی تھی۔ اگرچہ اخلاص میں وہ کسی سے کم نہ تھے اور سلسلہ کی خدمت اور مہمانوں کے آرام کا اپنی طاقت اور سمجھ کے موافق بہت خیال رکھتے تھے اور مجتہدانہ طبیعت پائی تھی۔ میاں رحمت اللہ صاحب نے کچھ تکلف سے کام لیا روٹی کچی ملی اور وہ بیمار ہو گئے۔ مجھ کو خبر ہوئی اور مَیں نے ان سے وجہ دریافت کی تو بتایا کہ روٹی کچی تھی اور تندور کی روٹی عام طور پر کھانے کی عادت نہیں ہے۔ مجھے ان کی تکلیف کا احساس ہوا۔ میری طبیعت بے دھڑک سی واقعہ ہوئی ہے۔ مَیں سیدھا حضرت صاحب کے پاس گیا اطلاع ہونے پر آپ فوراً تشریف لے آئے اور باغ کی اس روش پر جو مکان کے سامنے ہے ٹہلنے لگے اور دریافت فرمایا میاں یعقوب علی کیا بات ہے۔ مَیں نے واقعہ عرض کر کے کہا کہ حضور یا تو مہمانوں کو سب لوگوں پر تقسیم کر دیا کرو اور یا پھر انتظام ہو کہ تکلیف نہ ہو۔ مَیں آج سمجھتا ہوں اور اس احساس سے میرا دل بیٹھنے لگتا ہے کہ مَیں نے خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کے حضور اس رنگ میں کیوں عرض کی۔ اب وہ کہتے ہیں کہ مجھے خیال آتا ہے کہ مَیں نے کیا بیوقوفی کی۔ مگر بہرحال کہتے ہیں اس رحمت کے پیکر نے اس کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کی کہ میں نے کس رنگ میں بات کی ہے۔ فرمایا کہ آپ نے بہت ہی اچھا کیا کہ مجھ کو خبر دی۔ مَیں ابھی گھر سے چپاتیاں پکوانے کا حکم کر دوں گا۔ تندور کی روٹی اگر کھانے کی عادت نہیں نرم پھلکے پکوانے کا انتظام کر دوں گا۔ میاں نجم الدین کو بھی تاکید کرتا ہوں اسے بلا کر میرے پاس لاؤ۔ یہ بہت اچھی بات ہے اگر کسی مہمان کو تکلیف ہو تو فوراً مجھے بتاؤ۔ لنگر خانے والے نہیں بتاتے اور ان کو پتہ بھی نہیں لگ سکتا اور یہ بھی فرمایا کہ میاں رحمت اللہ کہاں ہیں وہ زیادہ بیمار تو نہیں ہو گئے اگر وہ آ سکتے ہوں تو ان کو بھی یہاں لے آؤ۔ مَیں نے واپس آ کر میاں رحمت اللہ صاحب سے ذکر کیا وہ بیچارے بہت پریشان ہوئے کہ آپ نے کیوں حضرت صاحبؑ کو تکلیف دی۔ میری طبیعت اب اچھی ہے۔ خیر مَیں ان کو حضرت صاحب کے پاس لے گیا اور میاں نجم الدین صاحب کی بھی حاضری ہو گئی جو انچارج لنگر خانہ تھے۔ حضرت صاحب نے میاں رحمت اللہ صاحب سے بہت عذر کیا، بڑی معذرت کی کہ بڑی غلطی ہو گئی ہے، آپ کو تو تکلف نہیں کرنا چاہئے تھا۔ مَیں باغ میں تھا ورنہ تکلیف نہ ہوتی اب انشاء اللہ انتظام ہو گیا ہے۔ جس قدر حضرت صاحب عذر اور دلجوئی کریں مَیں اور میاں رحمت اللہ اندر ہی اندر نادم ہوں اور پھر جتنے دن وہ رہے حضرت صاحب نے روزانہ مجھ سے دریافت فرمایا کہ تکلیف تو نہیں؟ اور میاں نجم الدین کو بھی بڑی نصیحت کی کہ مہمانوں کا خیال رکھا کرو۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ جلد اول صفحہ 149تا151)

حضرت مفتی صادق صاحبؓ لکھتے ہیں حضرت صاحب مہمانوں کی خاطرداری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپ خود ان کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب اور میاں نجم الدین وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کی تکلیف ان کی تمام ضروریات خورونوش اور رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دیا کرو۔

(ذکر حبیب۔ از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ صفحہ 195)

ایک غیر از جماعت کے تاثرات بھی سن لیں جو 1905ء میں قادیان تشریف لائے تھے۔ اپنے قادیان سے جانے کے بعد امرتسر کے اخبار ''وکیل'' میں اپنے سفر کی داستان انہوں نے بیان کی۔ اس کا کچھ حصہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ مَیں نے اور کیا دیکھا۔ قادیان دیکھا، مرزا صاحب سے ملاقات کی مہمان رہا۔ مرزا صاحب کے اخلاق اور توجہ کا مجھے شکریہ ادا کرنا چاہئے، میرے منہ میں سے حرارت کی وجہ سے چھالے پڑ گئے تھے (گرمی کی وجہ سے) اور مَیں شور غذائیں کھا نہیں سکتا تھا۔ مرزا صاحب نے جبکہ دفعتاً جب گھر سے باہر تشریف لے آئے تھے دودھ اور پاؤ روٹی تجویز فرمائی۔ آج کل مرزا صاحب قادیان سے باہر ایک وسیع اور مناسب باغ جو خود ان کی ہی ملکیت ہے میں قیام پذیر ہیں۔ بزرگان ملت بھی وہیں ہیں۔ قادیان کی آبادی تقریباً 3 ہزار آدمیوں کی ہے مگر رونق اور چہل پہل بہت ہے۔ نواب صاحب مالیر کوٹلہ کی شاندار اور بلند عمارت ساری بستی میں صرف ایک ہی عمارت ہے۔ راستے کچے اور ناہموار ہیں، بالخصوص وہ سڑک جو بٹالے سے قادیان تک آئی ہے اپنی نوعیت میں سب پر فوقیت لے گئی ہے۔ آتے ہوئے یکّہ میں مجھے جس قدر تکلیف ہوئی تھی نواب صاحب کی رتھ نے لوٹنے کے وقت نصف کی تخفیف کر دی۔ آتے ہوئے ٹانگے پہ آئے تھے اور جاتے ہوئے رتھ پہ گئے۔ بہرحال پھر لکھتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کی ملاقات کا اشتیاق میرے دل میں موجزن نہ ہوتا تو شاید آٹھ میل تو کیا آٹھ قدم بھی آگے نہ بڑھ سکتا۔ اکرام ضیف کی صفت خاص اشخاص تک محدود نہ تھی۔ چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے بھائی کا سا سلوک کیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودعلیہ السلام۔ مرتبہ حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ۔ جلد اول صفحہ 144-145)

یہ چند واقعات مَیں نے پیش کئے ہیں کہ آج اس حوالے سے جہاں مہمان نوازی کے لئے ایک جوش سے کارکن تیار ہوں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کا یہ پہلو بھی ہمارے ذہنوں میں تازہ ہو بلکہ اکثریت تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے پہلوؤں کو جانتی نہیں ہے کیونکہ ہر زبان میں سیرت موجود بھی نہیں ہے، ان کے علم میں بھی نہیں ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض لوگوں کے اپنے مہمان آتے ہوں گے۔ بعض قریبی عزیز ہوتے ہیں، ان کی مہمان نوازی تو انسان خوش ہو کے کر لیتا ہے بعض دُور کے عزیز یا کسی تعارف سے واقف ہوتے ہیں جو ذاتی طور پر آ کے مہمان ٹھہر جاتے ہیں۔ ان کی مہمان نوازی بھی کریں۔ اسی طرح جماعتی نظام کے تحت کارکنان خاص طور پر اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کھانا، رہائش اور صفائی اور ٹرانسپورٹ کے شعبے کے جو کارکنان ہیں ان کو براہ راست اور زیادہ مہمانوں سے واسطہ پڑے گا۔

اس دفعہ ٹرانسپورٹ کے انتظامات میں بھی کچھ تبدیلی ہے اور کچھ نئے تجربے ہو رہے ہیں۔ اس لئے ٹرانسپورٹ کے کارکنان کو بھی بڑے احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دینے ہوں گے۔ گو ٹرین اور بسیں چلائی جا رہی ہیں لیکن بسوں پر جو جماعتی انتظام ہے اس کے مطابق بسیں خاص جگہوں سے چل رہی ہیں۔ اس میں خاص طور پر یورپ کے باہر سے آنے والے جو مہمان ہیں ان کو وقت پر جلسہ گاہ میں پہنچانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن دوسرے مہمانوں سے بھی سختی سے بات نہیں کرنی ان کو بھی آرام سے سمجھائیں کیونکہ یورپ سے آنے والے اور یہاں UK مقامی کے پاس کاریں بھی ہیں اور ٹرین کے ذریعے سے وہ خرچ کر کے بھی جا سکتے ہیں۔ لیکن غریب ممالک سے آئے ہوئے جو لوگ ہیں ان کو بسوں کے ذریعہ سے پہنچانا ہوگا۔ اس لئے اس واسطے جو کارکنان ہیں وہ اس بات کو بھی مدنظر رکھیں۔ مہمانوں سے جو یہاں کے ہیں ان کو بھی مَیں کہتا ہوں وہ بھی خیال رکھیں۔ باہر سے آنے والوں کو بہرحال ترجیح دیں۔ اور موسم کا بھی کیونکہ پیشگوئیاں تو ایسی ہیں کہ کوئی اعتبار نہیں ہے۔ یہ بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ بھی ٹھیک رکھے اور ہر لحاظ سے ہمارا موسم موافق ہو لیکن اگر کسی بھی وجہ سے کوئی مشکل پیدا ہو تو کارکنان کو ہمیشہ حوصلے میں رہنا چاہئے اور خوش دلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ گزشتہ سال بھی ماشاء اللہ کیا تھا۔ اس سال بھی اس روایت کو قائم رکھیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر قائم کریں۔ اصل میں تو خدمت کے لئے قربانی دینی پڑتی ہے۔ اس لئے ہمیشہ یہ ذہن میں رکھیں کہ خدمت ہم نے قربانی کر کے کرنی ہے۔ آسانی سے خدمت نہیں کی جاتی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی تو خاص طور پر اس طرح خدمت کرنی ہے جو اس کا حق ادا ہو کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں اور جلسہ پر آنے والے مہمان ہیں۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کرنے والے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فرائض کی انجام دہی کی احسن رنگ میں توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ:مصالح العرب از صفحہ نمبر 4

رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔خدا کے وجود پر بھی ایمان نہ تھا۔بس یہی خیال تھا کہ کھانا ہے اور کمانا ہے۔

عرب صاحب 1894ء میں لاہور آئے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ دی جبکہ ایک مولوی نے آپؑ کی تردید میں ان کو ایک کتاب دے دی۔مگر یہ دونوں وہیں کسی کو دے کر چل دیئے اور پرواہ نہ کی۔انہیں کہا گیا کہ قادیان آئیں مگر یہ نہ آئے۔لیکن خدا کی قدرت دیکھیں کہ پھر وہی کتاب آئینہ کمالات اسلام ان کی نظر سے گزری تو اس کے پڑھنے سے حقیقت اسلام ان پر منکشف ہوگئی۔پھر کیا تھا کہ آپ اس قدر فاصلہ طے کر کے رنگون سے تشریف لائے اور دسمبر 1902 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

✵...... جب آپ حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے ان کے حالات حضورؑ کی خدمت میں سنائے۔پھر حضورؑ نے خود ان سے ان کے حالات دریافت فرمائے اور پوچھا کہ آپ کتنے دن تک رہ سکتے ہیں۔عرب صاحب نے بیان کیا کہ مَیں نے کلکتہ سے سیکنڈ کلاس کا واپسی کا ٹکٹ لیا ہے جس کی میعاد جنوری 1903ء تک ہے۔حضرت اقدس نے فرمایا کہ: میری بڑی خوشی ہے کہ آپ اس دن تک ٹھہریں جبتک کہ ٹکٹ اجازت دیتا ہے۔

اس پر عرب صاحب نے نیازمندی سے عرض کی کہ کرایہ کی فکر نہیں،مَیں زیادہ بھی ٹھہر سکتا ہوں۔ انہوں نے خود اپنے حالات جب حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کئے اور کہا کہ آئینہ کمالات اسلام نے آخر اس غلطی سے نجات دے کر حضور کی محبت کا تخم دل میں جمایا۔اس پر حضرت اقدس نے جو نصیحت فرمائی اس کے پہلے جملے یہ ہیں:

خدا ہی کی تلاش کرو۔حقیقی لذت خدا ہی میں ہے۔

یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے

✵......عرب صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ ایک چینی آدمی کے روبرو مَیں نے آپ کی تصویر کو پیش کیا۔وہ بہت دیر تک دیکھتا رہا،آخر بولا کہ یہ شخص کبھی جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔پھر میں نے اور تصاویر بعض سلاطین کی پیش کیں مگر ان کی نسبت اس نے کوئی مدح کا کلمہ نہ نکالا اور بار بار آپ کی تصویر کو دیکھ کر کہتا رہا کہ یہ شخص ہرگز جھوٹ بولنے والا نہیں۔

سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے

✵......18دسمبر 1902ء کو آپ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ:

ایک صاحب برما میں کہتے تھے کہ اگر میرزا صاحب صرف قرآن کی تفسیر لکھیں اور اپنے دعاوی کا ذکر اس میں ہرگز نہ کریں تو مَیں بہت سا روپیہ صرف کر کے اسے طبع کروا سکتا ہوں۔

اس پر حضرت اقدس نے فرمایا: اگر کوئی ہم سے سیکھے تو سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔ ابتداء ہی میں ہے: صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَاالضَّآلِّيْنَ (الفاتحة:7) اب ان سے کوئی پوچھے کہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ کونسا فرقہ تھا؟ تمام فرقے اسلام کے اس پر متفق ہیں کہ وہ یہودی تھے اور ادھر حدیث شریف میں ہے کہ میری امت یہودی ہو جائے گی،تو پھر بتلاؤ کہ اگر مسیح نہ ہوگا تو وہ یہودی کیسے بنیں گے؟

اسی طرح انہوں نے مختلف ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت سے سوال کئے جن کے جوابات ملفوظات جلد 4 میں موجود ہیں۔

✵......انہوں نے ایک سوال یہ کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ لیکھرام کو خود اپنے کسی جماعت کے آدمی کے ذریعہ سے مروا ڈالا؟

حضورؑ نے اس بات کا نہایت عارفانہ جواب عطا فرمایا جس کو یہاں درج کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔حضورؑ نے فرمایا:

’’ہمارے ساتھ ہزارہا جماعت ہے،اگر ان میں سے کسی کو کہوں کہ تم جا کر مار آؤ تو یہ میری پیروی اور بیعت کا سلسلہ کب چل سکتا ہے؟ یہ تو جب ہی چل سکتا ہے کہ صفائی ہو اور پیرؤوں کو معلوم ہو کہ پاک باطنی کی تعلیم دی جاتی ہے۔اور جب ہم خود ہی قتل کے منصوبے لوگوں کو سمجھائیں تو یہ کاروبار کیسے چل سکتا ہے؟ اب یہ اس قدر گروہ ہے،کوئی ان میں سے بولے کہ ہم نے کس کو اور کب کہا تھا کہ جا کر اس کو مار ڈالے‘‘۔

✵...... اسی طرح 23 دسمبر 1902ء کو حضور نے دریافت فرمایا: چین میں اہل اسلام عربی زبان سے واقف ہیں کہ نہیں اور وہاں عربی کتب روانہ کرنے کے متعلق حضرت اقدس ابوسعید عرب صاحب سے گفتگو فرماتے رہے۔

✵......28دسمبر 1902ء کو حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور جناب ابوسعید عرب صاحب نے اپنے بعض احباب کا تذکرہ کیا اور گونہ افسوس ظاہر کیا کہ ان کو اس سلسلہ کی آگاہی اور اطلاع نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تحریک پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔

عرب صاحب نے سوال کیا کہ مَیں نماز پڑھتا ہوں مگر دل نہیں ہوتا۔حضورؑ نے اس کا مفصل علاج عطا فرمایا۔اس کا پہلا جملہ گویا مضمون کا خلاصہ ہے فرمایا:

’’جب خدا کو پہچان لوگے تو پھر نماز ہی نماز میں رہو گے‘‘۔

اب تو بالکل جانے کو دل نہیں چاہتا

✵...... ابوسعید عرب صاحب کو کمال شوق دلّی کے جلسہ کا تھا کہ وہاں کی رونق دیکھیں۔ چنانچہ انہوں نے اجازت بھی چاہی تھی اور حضرت اقدسؑ نے اجازت دے بھی دی تھی مگر یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ دعائے استخارہ کر لو۔ چنانچہ دعا سے پھر ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ عرب صاحب دلّی جانے سے رک گئے۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:

’فرمایئے،اب دلّی جانے کا خیال ہے یا نہیں؟‘

عرب صاحب نے جواب میں عرض کیا کہ حضور اب تو بالکل جانے کو دل نہیں چاہتا۔

حضور نے فرمایا کہ اب دوسری سیروں کو چھوڑ کر روحانی سیروں کی طرف متوجہ ہو جاویں۔ یہ آپ کی سعادت کی علامت ہے کہ اتنی دور سے اس جلسہ کے واسطے آئے اور یہاں ٹھہر گئے اور اس قدر مقابلہ نفس کا کیا۔ ہر ایک کو یہ طاقت نہیں ہوتی کہ جذب نفس کے ساتھ کشتی کریں۔

آپ کی ایک خواب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعبیر

✵...... 3/جنوری 1903ء کو ابوسعید عرب صاحب نے اپنی رؤیا بیان کی کہ ایک کتا پیار سے کاٹتا ہے اور پھر اس نے انڈا دیا جس کو انہوں نے توڑ ڈالا اور وہ بھاگ گیا۔

فرمایا: کتا ایک برزخ ہے درندگی اور چرندگی میں۔ جب وہ محبت سے کاٹے تو محبت ہے۔ اور کتے سے مراد خفیف سا دشمن ہوتا ہے۔اس کے انڈے سے مراد اس کی ذرّیت ہے۔ جب اس کو توڑ دیا تو گویا خفیف اور کمزور دشمن کی ذریت کو تلف کر دیا۔

عرب صاحب نے پوچھا جو لوگ حضور کو برا نہیں کہتے اور آپ کی دعوت کو نہیں سنا وہ طاعون سے محفوظ رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

فرمایا: میری دعوت کو نہیں سنا تو خدا کی دعوت تو سنی ہے کہ تقوی اختیار کریں۔ پس جو تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ہمارے ساتھ ہی ہے خواہ اس نے ہماری دعوت سنی ہو یا نہ سنی ہو کیونکہ یہی غرض ہے ہماری بعثت کی‘‘۔

عرب صاحب نے ادھر ادھر غیر آبادی کو دیکھ کر عرض کی کہ یہ صرف حضور ہی کا دم ہے کہ جس کی خاطر اس قدر انبوہ ہے ورنہ اس غیر آباد جگہ میں کون اور کب آتا ہے۔فرمایا کہ اس کی مثال مکّہ کی ہے کہ وہاں بھی عرب لوگ دور دراز جگہوں سے جا کر مال وغیرہ لاتے ہیں اور وہاں بیٹھ کر کھاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ276 تا 411)

(باقی آئندہ)

✵✵✵✵✵

بقیہ:حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ از صفحہ نمبر 10

ثابت ہوئی اور اس وقت دنیا بھر میں اسی تحریک کے تحت تبلیغ اسلام کے بڑے بڑے معرکے انجام دیئے گئے اور دیئے جا رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی۔1891ء میں سب سے پہلا جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا جس میں کہ 75 افراد نے شرکت کی۔خلافت ثانیہ کے دور میں یہ تعداد سرعت کے ساتھ بڑھتی چلی گئی۔ہجرت سے پہلے قادیان میں آخری جلسہ سالانہ 1946 میں ہوا جس میں یہ تعداد بڑھ کر 33 ہزار ہوگئی۔

تفسیر کبیر،تفسیر صغیر اور انگریزی ترجمۃ القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ حضور نے قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کی تفسیر ایسے رنگ میں بیان فرمائی جو موجودہ زمانہ کے لحاظ سے بہت اعلیٰ اور بے نظیر ہے۔پھر حضور کی نگرانی میں قرآن کریم کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ مع تفسیر شائع ہوا۔اردو میں قرآن مجید کا سادہ اور با محاورہ ترجمہ مختصر تفسیری نوٹس کے ساتھ تفسیر صغیر کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔اور قرآن مجید کے ایک بڑے حصہ کی تفصیلی تفسیر ’’تفسیر کبیر‘‘ کے نام سے کئی جلدوں میں شائع ہوچکی ہے۔

وقف جدید

1958ء میں حضور نے ملک کے دیہاتی علاقوں میں لوگوں تک حق کا پیغام پہنچانے اور ان کی تعلیم و تربیت کرنے کے لئے ایک تحریک فرمائی جس کا نام وقف جدید ہے۔اس تحریک کے ماتحت حضور نے کم تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کو تحریک فرمائی کہ وہ دیہات میں رہ کر لوگوں کو تبلیغ کرنے اور ان کی تعلیم و تربیت کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔یہ حضور کی آخری تحریک تھی جو اب بھی بفضل خدا بہت کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے اور اسکے ذریعہ ملک کے وسیع دیہاتی علاقہ میں نہایت مفید کام ہو رہا ہے۔

ہجری شمسی کیلنڈر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرنگرانی 1940ء میں ہجری شمسی کیلنڈر رائج کیا گیا جو کہ حضور کا ایک خاص کارنامہ ہے۔اس میں کیلنڈر کی بنیاد شمسی حساب پر رکھی گئی۔مگر اسکی ابتدا حضرت عیسیٰ کی پیدائش کی بجائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کی گئی۔اس لحاظ سے 2008ء میں 1387ء ہجری شمسی ہے یعنی شمسی لحاظ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر 1387 برس گزر چکے ہیں۔اسی طرح اس کیلنڈر کے بارہ مہینوں کے نام تاریخ اسلام کے خاص خاص واقعات کی بناء پر رکھے گئے۔

حضورؓ نے جماعت کے نام وصیت کے رنگ میں کئی پیغام تحریر فرمائے۔ایک پیغام کا کچھ حصہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں جو حضورؓ نے اگست 1947ء میں ہجرت کے موقع پر تحریر فرمایا تھا۔ہمیں چاہئے کہ اسے بار بار پڑھیں،یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔

حضورؓ نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کے قدم کو ڈگمگانے سے محفوظ رکھے۔سلسلہ کا جھنڈا نیچا نہ ہو۔اسلام کی آواز پست نہ ہو۔خدا کا نام ماند نہ پڑے۔قرآن سیکھو اور حدیث سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ اور خود عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔زندگیاں وقف کرنے والے ہمیشہ تم میں ہوتے رہیں........ خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کے لئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو۔صداقت تمہارا زیور،امانت تمہارا حسن اور تقویٰ تمہارا لباس ہو۔خدا تمہارا ہو اور تم اس کے ہو۔آمین!‘‘

(الفضل 11نومبر1965ء)

(باقی آئندہ)

(بشکریہ:’’الہدیٰ‘‘صدسالہ احمدیہ خلافت جوبلی نمبر مجلس انصاراللہ ۔سویڈن)

✵✵✵✵✵

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

خلفائے احمدیت کا مختصر تعارف

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ
(1889ء-1965ء)

✿...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے 20 فروری 1886ء کو ایک مسیحی نفس لڑکے کی پیدائش کی خبر دی جو دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانا تھا اور بتلایا گیا کہ وہ نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔ اس پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مورخہ 12 جنوری 1889ء بروز ہفتہ قادیان میں حضرت اُم المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے بطن سے تولد ہوئے۔ الہام الٰہی میں آپؓ کا نام محمود، بشیر ثانی اور فضل عمر بھی رکھا گیا اور کلمۃ اللہ نیز فخرِ رُسل کے خطابات سے نوازا گیا۔ آپؓ کے بارے میں الہاماً یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا، خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا، وہ جلد جلد بڑھے گا، اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ آپؓ حضور علیہ السلام کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کی پیدائش پر ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ کی پیدائش کی خوشخبری دیتے ہوئے حضورؑ نے دس شرائط بیعت کا اعلان فرمایا اور پھر کچھ عرصہ کے بعد 1889ء میں ہی بمقام لدھیانہ پہلی بیعت کا آغاز کیا گیا۔ گویا حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش اور جماعت احمدیہ کا آغاز ایک ہی وقت میں ہوئے۔

✿...... جب آپؓ تعلیم کی عمر کو پہنچے تو مقامی سکول میں آپ کو داخل کر دیا گیا۔ مگر طالب علمی کے زمانہ میں چونکہ آپ کی صحت اکثر خراب رہتی تھی اور نظر کی تکلیف بھی اس راہ میں حائل تھی جس کی وجہ سے آپؓ کی تعلیمی حالت اچھی نہ رہی۔ مڈل اور انٹرنس (میٹرک) کے سرکاری امتحانوں میں فیل ہوئے اس طرح دنیوی تعلیم ختم ہوئی۔ جب آپؓ کے استاد آپؓ کی تعلیمی حالت کا ذکر کرتے تو آپؓ کے والد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اس کی صحت اچھی نہیں ہے جتنا یہ شوق سے پڑھے اسے پڑھنے دو زیادہ زور نہ دو۔ دراصل اس میں اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت تھی۔ اگر آپؓ تعلیم میں ہوشیار ہوتے اور ظاہری ڈگریاں حاصل کرتے تو لوگ خیال کرتے کہ آپؓ کی قابلیت شاید ان ڈگریوں کی وجہ سے ہے مگر اللہ تعالیٰ تو خود آپؓ کا استاد بننا چاہتا تھا اس لئے ظاہری تعلیم تو آپؓ حاصل نہ کر سکے اور بعد میں اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی کے مطابق خود آپؓ کو ظاہری و باطنی تعلیم دی۔

✿...... بچپن سے ہی آپؓ کی طبیعت میں دین کی طرف رغبت تھی۔ دعا میں شغف تھا اور نمازیں بہت توجہ سے ادا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خاص تربیت میں لے لیا۔ چنانچہ قرآن شریف و احادیث کی بعض کتابیں آپؓ نے حضرت مولوی صاحبؓ سے ہی پڑھیں اور آپؓ نے انکی صحبت اور فیض سے بہت فائدہ اٹھایا۔ قرآنی علوم کا انکشاف تو موہبت الٰہی ہوتی ہے مگر یہ درست ہے کہ قرآن کریم کی چاٹ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ہی لگائی۔

1906ء میں جب آپؓ کی عمر 17 سال تھی صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپؓ کو مجلس معتمدین کا رُکن مقرر فرمایا۔ اسی سال آپؓ نے حضورؑ کی اجازت سے ایک انجمن تشحیذ الاذہان کے نام سے قائم کی اور اسی نام کا ایک رسالہ بھی جاری کیا۔

26 مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا گئے۔ اس وقت آپؓ صرف انیس برس کے تھے۔ آپؓ پر غم کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ غم اس بات کا تھا کہ سلسلہ کی مخالفت زور پکڑے گی اور لوگ طرح طرح کے اعتراضات کریں گے۔ تب آپؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسدِ اطہر کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنے رب سے عہد کیا کہ:

”اگر سارے لوگ بھی آپؑ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو چھوڑ دیں گے اور مَیں اکیلا رہ جاؤں گا تو مَیں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔

”اس عہد کے بعد ستاون برس تک حضورؓ زندہ رہے۔ آپؓ کی زندگی کا ایک ایک دن اس امر کا گواہ ہے کہ آپؓ نے جو عہد کیا تھا اُسے بڑی شان سے پورا کر دکھایا۔

1911ء میں آپؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی اجازت سے ایک انجمن ”انصار اللہ“ کے نام سے قائم فرمائی اور اس کے ذریعے تبلیغ و تربیت کے کئی کام کئے۔ 1912ء میں آپؓ نے حج کیا۔ 1913ء میں اخبار ”الفضل“ جاری کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانہ میں آپؓ نے کئی تبلیغی سفر کئے جن میں آپ کی تقاریر کو لوگ خاص طور پر پسند کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی خلافت کے ابتدائی ایام میں ہی آپؓ نے جماعت میں پیدا ہونے والے خلافت کے منکرین کے فتنہ کو بھانپ لیا اور سخت مخالفت کے باوجود صحیح راستہ پر ڈٹے رہے اور بہت بہادری سے اُن کا مقابلہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت اس فتنہ سے بڑی حد تک بچی رہی۔ حالانکہ یہ فتنہ پیدا کرنے والے لوگ وہ تھے جو کہ جماعت میں ذی علم اور تجربہ کار سمجھے جاتے تھے۔ وہ خود کو صدر انجمن احمدیہ کے مالک سمجھتے تھے اور حضورؓ کو کل کا بچہ کہہ کر پکارتے تھے۔ دیکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ بالآخر یہی کل کا بچہ کامیاب و کامران رہا۔

آپؓ نے کُل سات شادیاں کیں جن سے 23 بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی وفات مورخہ 13 مارچ 1914ء کے بعد آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے جانشین منتخب ہوئے اور آپ کا دور خلافت 8 نومبر 1965ء کو آپ کی وفات سے اختتام پذیر ہوا۔ اکاون برس پر محیط آپ کے دور خلافت کے دوران اسلام اور سلسلہ نے جو ترقی کی اس کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔

✿...... آپ کے عہد کے بے شمار کارناموں میں سے چند ایک کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

تبلیغ اسلام کا وسیع نظام

احمدیت دنیا میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی۔ چنانچہ ایک طرف تو آپ نے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ و تفسیر تیار کرنے کا کام نئے سرے سے شروع کرا دیا تا کہ اس کے ذریعہ یورپ میں اسلام کی تبلیغ ہو سکے اور دوسری طرف آپ نے مبلغین تیار کرنے اور پھر انہیں دنیا کے مختلف ملکوں میں بھجوانے کا انتظام کیا۔ یہ انتظام بعد میں انجمن تحریک جدید کے سپرد کر دیا گیا۔ سب سے پہلے ماریشس کے جزیرہ میں احمدیہ مشن قائم کیا گیا اور پھر یہ سلسلہ دنیا کے تمام براعظموں تک پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر بھی جماعت احمدیہ کا طُرۂ امتیاز بنا جو کہ اب تک ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ بن چکا ہے۔

منارۃ المسیح کی تکمیل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بارشاد الٰہی اور بمطابق منشاء حدیث نبوی 13 مارچ 1903ء اس مینار کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھوں سے رکھا مگر مالی گنجائش نہ ہونے کے باعث اس کی تکمیل نہ ہو سکی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 27 نومبر 1914ء کو اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھ کر دوبارہ کام شروع کروایا جو ابتداء 1916ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

محکمہ قضاء

جماعت کے لوگوں میں آپس میں جو جھگڑے ہو جاتے تھے ان کے فیصلے کرنے کے لئے حضور نے 1925ء میں محکمہ قضاء قائم کیا جو کہ قرآن کریم کے حکموں اور اسلامی تعلیم کے مطابق تمام جھگڑوں کا فیصلہ کر دیتا ہے اور احمدیوں کو عدالتوں میں اپنے مقدمے نہیں لے جانے پڑتے۔

ذیلی تنظیموں کا قیام

جماعت احمدیہ میں قوت عمل کو بیدار رکھنے کیلئے آپ نے جماعت میں ذیلی تنظیمیں بنائیں۔ ان میں سب سے پہلے 1911ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اجازت سے مجلس انصار اللہ قائم کی۔ 1919ء میں حضور نے صدر انجمن احمدیہ میں نظارتوں کا نظام قائم کیا۔

اس کے بعد 1922ء میں لجنہ اماء اللہ کی ذیلی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد 1938ء میں خدام الاحمدیہ، 1940ء میں اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کی بنیاد رکھی۔

مجلس مشاورت

1922ء میں حضور نے مجلس مشاورت قائم فرمائی اس مجلس میں سال میں ایک دفعہ خلیفہ وقت کے حکم سے تمام احمدی جماعتوں کے نمائندے مرکز میں جمع ہوتے ہیں۔ اور جماعت کے متعلق جو معاملات خلیفہ وقت کی طرف سے مشورے کیلئے پیش کئے جائیں ان کے متعلق یہ نمائندے اپنی رائے اور مشورے پیش کرتے ہیں۔

ارتداد ملکانہ اور جماعت احمدیہ کی جدوجہد

ہندوستان کے صوبہ یوپی میں آباد ملکانہ قوم سے تعلق رکھنے والے مسلمان مخالفین اسلام کی سازشوں کا نشانہ بن کر بڑی تعداد میں مرتد ہوتے جا رہے تھے۔ حضور نے ایک خاص تنظیم کے ماتحت اس علاقے میں احمدی مبلغوں کا ایک جال پھیلا دیا۔ اور دشمنان اسلام کی یہ تحریک بری طرح ناکام بنا دی اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمان مرتد ہونے سے بچا لئے گئے۔

پہلا سفر لندن

1924ء میں لندن میں منعقد ہونے والی Wembley Exhibition میں شرکت کی دعوت پر آپ لندن تشریف لے گئے۔ اس موقع پر ایک کانفرنس بھی ہوئی جس میں مختلف مذہبوں کے نمائندوں کو اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات پیش کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کانفرنس میں آپ کا لکھا ہوا مضمون حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ نے پڑھ کر سنایا۔ اس موقع پر آپ نے 19 اکتوبر 1924ء کو لندن میں پہلی احمدیہ مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کا افتتاح 1926ء میں کیا گیا۔

ملکی معاملات میں مسلمانوں کی رہنمائی

1928ء میں آپ نے سیرۃ النبی ﷺ کے جلسوں کی تحریک فرمائی۔ یعنی سال میں ایک بار کوئی تاریخ مقرر کر کے اس میں جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا جائے۔ اس جلسہ میں نہ صرف یہ کہ مسلمان آپ ﷺ کی سیرت پر تقاریر کرتے بلکہ شریف غیر مسلموں سے بھی تقریریں کروائی جاتیں جس کی وجہ سے کئی غیر مسلموں کے دلوں میں جو مسلمان مخالف تعصب تھا وہ دور ہوا۔

جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملکی فضا کو بہتر بنانے کے لئے یہ تحریک فرمائی کہ جملہ مذاہب کے پیشوایان کی عزت و تکریم کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس معاملہ پر مزید توجہ دی اور 1939ء میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت میں یہ طے پایا کہ ہر سال پیشوایان مذاہب کا دن منایا جائے۔ یہ تحریک مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے۔

درویشان قادیان

1947ء میں انگریزوں کی غلامی سے آزادی کے بعد برصغیر میں ہندوستان و پاکستان دو ملک معرض وجود میں آئے مگر ساتھ ہی یہاں کے لوگوں کے مابین خطرناک فسادات شروع ہو گئے۔ قادیان بھی فسادات کی لپیٹ میں آ گیا۔ چنانچہ جماعت کی بیشتر آبادی کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑی۔ مگر چونکہ قادیان میں بہت سے شعائر اللہ اور مقدس مقامات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مزار مبارک ہے اس لئے ان کی نگہداشت کے لئے ضروری تھا کہ کچھ احمدیوں کو اس کام کے لئے قادیان ہی میں رکھا جائے۔ اس نازک مرحلہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک معقول تعداد افراد کو قادیان میں ٹھہرنے کا ارشاد فرمایا اور قادیان میں ہی انہیں آباد رکھنے کا نہایت اعلیٰ انتظام فرمایا۔ انہیں کو ”درویشان قادیان“ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ربوہ کا قیام

قادیان سے ہجرت کرنے کے بعد پاکستان میں جا کر ربوہ جیسی عظیم الشان بستی آباد کر لینا اور جماعت احمدیہ کا مرکز قائم کرنا حضور کا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ حضور نے حکومت پاکستان سے زمین حاصل کر کے 20 ستمبر 1948ء کو جماعت احمدیہ کے نئے مرکز کی بنیاد رکھی۔

ارض ربوہ جس کی شاہد ہے وہ معمولی نہ تھا
خون فخر المرسلیں تھا شیرِ اُم المؤمنیں

جماعت کے خلاف فتنوں کا مقابلہ

حضور کے دور خلافت کے دوران پاکستان میں کئی ایک خطرناک فتنے ظاہر ہوئے۔ ان میں اندرون جماعت اور بیرون جماعت دونوں قسم کے فتنے تھے۔ منکرین خلافت، منافقین، نیز احراریوں کا فتنہ اور اسی طرح پاکستان میں 1953ء کے خطرناک فسادات شامل ہیں۔ حضور نے ان تمام فتنوں کا بڑی بہادری اور دانشمندی اور خدائی تائید و نصرت کے ساتھ مقابلہ کیا اور نامرادی مخالفین کا مقدر بنی۔

تحریک جدید

1934ء میں حضور نے احراریوں کے فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک تحریک کا اعلان فرمایا جس کا نام حضور نے تحریک جدید رکھا۔ اس تحریک میں حضور نے جماعت کے سامنے 19 مطالبے رکھے۔ یہ تحریک بڑی بابرکت

باقی صفحہ نمبر9پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:رپورٹ دورہ حضورانور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 16

بہت اہمیت ہوگئی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہرلحاظ سے ترقی کررہی ہے۔اس وجہ سے ہمیں یہ جلسہ اظہارتشکر کے طور پر کرنا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس جلسہ کی کامیابی تبھی ماپی جاسکتی ہے کہ جب ہر شخص جو یہاں سے واپس جائے اس عہد کے ساتھ واپس جائے کہ ہم اپنے اندر ایک تبدیلی لائیں گے جو کہ مذہبی اور روحانی، اخلاقی تبدیلی ہوگی اور یہ تبدیلی پہلے سے زیادہ نمایاں طور پر ہوگی۔عمومی طور پر ہم تقاریر سنتے ہیں اور اس کا فائدہ صرف سننے کی حد تک رہتا ہے۔اس پر عمل نہیں کرتے۔ اگر عمل کریں بھی تو کچھ عرصہ کے بعد بھول جاتے ہیں۔ دنیاوی امور دینی امور پر حاوی ہوجاتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: خلافت جوبلی کے حوالہ سے اگر اس جلسہ سے آپ نے کچھ سیکھا ہے،آپ کے جذبات اور آپ کے احساسات میں اور آپ کی ذات میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے تو پھر آپ کو مبارک ہو۔اس کا پھر مطلب یہ ہے کہ خلافت جوبلی کے جلسہ کی اور میرے یہاں آنے کی اہمیت کو آپ نے سمجھ لیا ہے۔ اس طرح ایک تجدید عہد کے ذریعہ آپ کی اخلاقی اقدار میں تبدیلی آنی چاہئے اور یہ عہد مَیں نے آپ سب سے 27رمئی کو لیا تھا۔اس لئے ایک بڑی تبدیلی اور نمایاں تبدیلی ہونی چاہئے۔

حضورانور نے فرمایا: ایک سوسال پہلے آپ کے آباؤاجداد نے ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی تھی تو پھر وہ تبدیلی کیسی تھی جو انہوں نے اپنے اندر اور اپنے ماحول میں پیدا کی۔کیا وہ کوئی ایسا خونی قسم کا جہاد تھا یا تشدّد تھا۔ وہ تبدیلی اور انقلاب وہ تھا جس کی بہترین مثال آنحضرت ﷺ تھے۔ اب ایسی نمایاں تبدیلی اور انقلاب لانے کے لئے عملی طور پر کیا ہونا چاہئے۔اس کے لئے اپنی زندگی دینی ہوگی اور خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنا ہوگا۔ ہمارے بزرگوں نے یہ نمونہ اپنایا اور اس کا پھل ہم قریباً دوسو ملکوں میں پھیلتا دیکھ رہے ہیں اور یہ لوگ ایسے نہیں تھے کہ ان کے پاس کوئی بہت زیادہ وسائل تھے۔اس کے باوجود انہوں نے ایسا انقلاب اپنے اندر پیدا کیا کہ ان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ سینکڑوں ایسے لوگ ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے کپڑا ہوتا ہے یا مشکل سے پاجامہ وغیرہ ہوتا ہے۔جن کے پاس کوئی جائیداد بھی نہیں ہے اوران کے چہروں سے خلوص ٹپکتا ہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں پکے ہیں اور حق وصداقت پر بہت مضبوطی سے قائم ہیں اور استقامت رکھتے ہیں کہ اگر امیر اور دولتمندوں کو اس کا احساس ہوجائے تو وہ بھی اپنی ساری چیزوں سے دستبردار ہوجائیں۔

حضورانور نے فرمایا: آپ میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو ان صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہیں۔آپ لوگ آج ان نعمتوں کے مزے لوٹ رہے ہیں اس لئے آپ میں سے ہر ایک احمدی کو اخلاق اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ مقام بغیر دعاؤں کے حاصل نہیں ہوگا۔آپ پر یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کو کامیابیاں دی ہیں۔

افریقہ کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ بڑی قربانیاں کرکے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔بعض ہمسایہ ممالک سے بھی آئے حقیقت میں بہت سے ایسے تھے جن کے پاس کرایہ تک نہ تھا اور کچھ ایسے تھے جن کے پاس کپڑے بھی نہ تھے۔ جو کچھ بھی ان کے پاس تھا اسی میں چلچلاتی دھوپ اور گرمی میں انہوں نے گزارا کیا۔ یہ حالت دیکھ کر ایک آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ ان حالات میں بھی وہ اپنے اخلاص کو بڑھانے میں لگے رہتے ہیں اور دوسری طرف دل خوشی سے بھی بھر جاتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جلسہ سے حقیقت میں فائدہ اٹھایا۔ پس اگر آپ بھی اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں کہ یہ جوبلی کا جلسہ ہے تو آپ کو بھی یہ عہد کرنا چاہئے کہ اسے آپ اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں گے۔

حضورانور نے فرمایا: خدا غیب کو جانتا ہے۔مَیں تو نہیں جانتا کہ آپ میں سے کس نے اس جلسہ سے کتنا فائدہ اٹھایا ہے لیکن مَیں توقع رکھتا ہوں کہ اس روحانی ماحول سے ہر ایک نے فائدہ اٹھایا ہوگا۔کوئی بھی کمزوری سے بچا ہوا نہیں ہے۔شیطان کا حملہ ہر وقت ہوسکتا ہے اس لئے مستقل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جلسہ میں مقررین نے جو تقریریں کیں اور میرے خطابات یہ سب اسی کوشش کا ایک حصہ ہیں کہ یاددہانی کرائی جائے اور روحانیت و اخلاقیات کے معیار کو بڑھایا جائے۔

حضورانور نے فرمایا مقررین کے الفاظ اور نہ ہی میرے الفاظ آپ پر کوئی اثر کرسکتے ہیں جب تک کہ کوئی ذاتی طور پر کوشش کرکے اپنے دل کو اس کام کے لئے تیار نہ کرے۔

حضورانور نے آیت اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ (القصص: 57) تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ آنحضرت ﷺ کو فرمایا گیا ہے تو پھر اور کون ہے جو ازخود کسی کو ہدایت دے سکتا ہے؟۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے اخلاق،روحانیت اور ایمان میں ترقی کررہی ہے جو کہ نہ صرف حیران کُن ہے بلکہ یہ امر دشمنوں کو بھی حیرت میں ڈال رہا ہے۔ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو اپنے ایمانوں اور اخلاص میں بڑھ رہے ہیں لیکن بشری کمزوری کی وجہ سے بعض اوقات وہ دنیاوی امور میں بھی اس قدر پھنس جاتے ہیں کہ مذہب نظرانداز ہوجاتا ہے۔اگر آپ اس جلسہ کا مستقل طور پر اثر لینا چاہتے ہیں تو پھر آپ میں سے ہر ایک اللہ کے حضور جھک کر دعائیں کرے اور اپنے اندر انقلاب پیدا کرے۔

حضورانور نے فرمایا کہ خدا کرے یہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہر شخص کے اندر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہے یہ احساس پیدا کرے کہ ہر چھوٹا اور بڑا برائیوں سے اپنے آپ کو بچائے گا اور یہ ممکن نہیں ہوسکتا جب تک کہ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اس کے لئے بہت زیادہ عزم کی بھی ضرورت ہے۔

حضورانور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہماری توجہ اپنے نفس کی پاکیزگی کی طرف دلائی ہے اور بتایا کہ انسان کسی جگہ کھڑا نہ ہو بلکہ سیڑھیوں پر چڑھتا چلا جائے اور جب یہ صورت ہو جائے تو پھر تمہارے اور غیروں میں ایک امتیاز پیدا ہوجائے گا۔ اور وہ کیا ہے؟ وہ یہی سلسلہ نظام خلافت ہے جو تمہیں اوروں سے ممتاز کرتا ہے۔یہ ایسی نعمت ہے کہ دوسرے مسلمان اس بات کو محسوس کررہے ہیں۔ اخباروں کے کالم اس بات پر لکھے جارہے ہیں کہ مسلمانوں کی بقا کے لئے خلافت کا نظام ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں اگر کوئی جماعت خلافت کے نظام کو لئے ہوئے ہے تو وہ مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت ہے۔پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عہد بیعت کرنے پر ہر احمدی کا آج یہ فرض ہے کہ وہ اس نعمت کے دفاع کے لئے ایستادہ رہے اور ہمیشہ وہ کام کرتا رہے جو اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اسکے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نفس کی پاکیزگی کو ضروری قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰھَا (الشمس: 10)۔اس لئے جس نے بھی بیعت کی ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے نفس کی پاکیزگی کے لئے کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا: قوی ایمان اور اعمال صالحہ کے بغیر نفس کی پاکیزگی ناممکن ہے۔ جب تک انسان اپنے نفس کو پاک کرکے اپنی نفسانی برائیوں کا سدّ باب نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے موعود انعام سے حصہ نہیں پاسکتا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ منہ کی باتیں اور علم کچھ فائدہ نہیں دیتے جب تک کہ تم اپنے اعمال کی اصلاح نہ کرو۔

حضورانور نے فرمایا کہ اگر کسی عالم کا علم اُسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی تسلیم کرنے سے روک رہا ہے تو یہ علم اسے تاریکی کی طرف لے جارہا ہے۔وہ علم جو خلافت سے وابستگی اور اس کی فرمانبرداری کی راہ میں حائل ہے وہ انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بڑے بڑے عالم جب خلافت سے علیحدہ اور منقطع ہوئے تو بربادی ان کا مقدر ہوگئی۔ پس نفس کی پاکیزگی خدا تعالیٰ کے انعام کا حقدار بننے کے لئے ضروری ہے۔جیسا کہ آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ کا وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ پس ایمان اور عمل صالح دو بنیادی امور ہیں جس کے بعد خدا تعالیٰ کے انعام اور ترقی کا وعدہ ہے۔ جماعت اور خلیفۂ وقت کی دعائیں ہی انسان کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں تبدیل کرسکتی ہیں۔ خلافت احمدیہ کے گزشتہ ایک سو سال میں اس وعدہ کو بڑی شان سے ہم کئی بار پورا ہوتے دیکھ چکے ہیں۔ جماعت اور خلافت کے خلاف بارہا دشمنان دین صف آراء ہوئے اور ہر طرف سے حملوں کی بوچھاڑ ہوئی مگر خدا تعالیٰ نے فتح جماعت کو عطا فرمائی حتی کہ مخالفین کو بھی اقرار کرنا پڑا کہ اس جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے کہ ’’خوشخبری دے ان لوگوں کو جو اعمال صالحہ بجالائے کہ ان کے لئے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں‘‘۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایمان کا تعلق اعمال صالحہ سے اس طرح سے ہے جیسے باغات کا نہروں اور چشموں سے۔ ایمان،عمل صالح کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اعمال صالحہ کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یہ وہ اعمال ہیں جو نفس پرستی،تکبر اور نمود ونمائش کی آلائش سے پاک ہوں۔’صالح‘ لفظ’فساد‘ کی ضدّ ہے۔پس اعمال صالحہ ان تمام اعمال سے مستغنی ہیں جو فساد کا باعث بن سکتے ہیں۔ہم تبھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے حقدار ہو سکتے ہیں جب اپنا جائزہ لیں اور اپنی کمزوریوں پر نظر ڈالیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایمان،حصول عرفان اور نماز کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:’’اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان کی نماز کی بھی‘‘۔حضورانور نے صلوٰۃ وسطی کی حفاظت کے ذکر میں فرمایا کہ ایسی نماز جس کا وقت مصروفیت کے درمیان آئے ، وہ نماز جو بندے اور اس کی دنیاوی ضروریات کی راہ میں حائل ہو اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اس کے علم میں تھا کہ انسان پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ دنیا کی رنگینیوں میں کھو جائے گا اور نماز کو بھول جائے گا۔ اس لئے بارہا اس کی حفاظت کا خدا نے ذکر فرمایا ہے۔

حضورانور نے فرمایا: خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی اہمیت سورۃ الجمعۃ میں بیان فرمائی گئی ہے تاکہ انسان محض دنیاوی ہی نہیں بلکہ روحانی برکات سے بھی فیضیاب ہو اور اپنے لئے بہترین زادراہ تیار کرسکے۔ نماز فحشاء سے روکتی ہے۔گناہ اور اعمال صالحہ ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے۔ نماز میں کمال حاصل کرنے سے انسان کو خدا کا قرب اور اس کی محبت عطا ہوتی ہے۔اور اس کے بغیر وہ ایسے درخت کی مانند ہے جس کی جڑ کاٹ دی گئی ہو۔

حضورانور نے فرمایا کہ ہر احمدی جب خلافت کے سوسال پورے ہونے پر جشن منائے اور نئی صدی میں قدم رکھے تو یہ عہد کرے کہ وہ تقویٰ اور طہارت نفس میں ترقی کرے گا۔

حضورانور نے انفاق فی سبیل اللہ پر زور دیا اور فرمایا کہ امریکہ کی جماعت اس میدان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔اس جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے میں تاخیر نہیں کرتی۔

حضورانور نے فرمایا اگر تم کبیرہ گناہوں سے اپنی حفاظت کرلو تو خدا تعالیٰ تمہاری تمام کمزوریاں دور کردے گا۔ سچ بولو اور جھوٹ سے پرہیز کرو۔کسی کی برائی کا سرعام تذکرہ نہ کرو بلکہ علیحدگی میں اس شخص کو نیکی کی ترغیب دو۔کینہ اور بغض سے اجتناب کرو۔ آپس میں محبت اور اخوت کا پرچار کرو۔ایک دوسرے

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

کے جذبات کا خیال رکھو۔ اپنے کمزور بھائیوں کو ہمدردی اور محبت کے ساتھ ترقی کی راہوں کی طرف بلاؤ۔ یہی ہمارے مسیح ومہدی کی آمد کا مقصد ہے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دعا کے ساتھ اپنے خطاب کا اختتام فرمایا کہ خدا کرے کہ آپ سب اس جلسہ کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اپنے احکامات پر عمل کرنے اور اعمال صالحہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے وعدہ کے مطابق تمام انعامات کا وارث بنائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ اختتامی خطاب سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے اختتامی دعا کروائی۔ جونہی دعا ختم ہوئی جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب میں ایک جوش، ایک ولولہ تھا جو اندر کی بجائے باہر آ رہا تھا۔ ہر طرف سے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ نوجوانوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں نظم پڑھی۔ بعد ازاں افریقن امریکن احمدیوں نے مل کر اپنے روایتی انداز میں نظمیں پیش کیں اور اپنی مخصوص طرز پر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ورد کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ میں قید ہو جانے پر اپنے ایک پیغام میں فرمایا تھا کہ ''امریکہ ہمیں شکست نہیں دے سکتا۔ امریکہ میں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی''۔

اللہ کے فضل سے امریکہ میں گزشتہ ایک صدی سے یہ صدا گونج رہی ہے لیکن آج ایک نئی شان کے ساتھ گونجی ہے۔ دس ہزار سے زائد احباب مرد وخواتین اور بچوں نے امریکہ کی سرزمین میں یک زبان ہو کر ''لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کی صدا بلند کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ صدا بلند کرنے والوں کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور ہر نئے آنے والے دن میں جماعت غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔

بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے بھرپور انداز میں پُرجوش نعروں کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچیوں نے مختلف گروپس کی صورت میں ترانے اور نظمیں پیش کیں۔ افریقن امریکن احمدی خواتین اور بچیوں نے بھی کورس کی شکل میں نظمیں پیش کیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 20 منٹ تک لجنہ جلسہ گاہ میں موجود رہے۔ یہ الوداعی لمحات تھے جس کے بعد ان فیملیز نے اپنے گھروں کو رخصت ہو جانا تھا۔ خواتین اور بچیاں ان الوداعی لمحات میں لمحہ لمحہ برکتیں سمیٹ رہی تھیں۔ اور مسلسل کیمروں میں حضور انور کے مبارک وجود اور ان خوش نصیب گھڑیوں کو محفوظ کر رہی تھیں۔ ہزار سے زائد کیمرے تھے جو مسلسل حضور انور کی تصاویر بنا رہے تھے۔ ہزاروں ایسی تھیں جن کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ انہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے آقا کو اتنا قریب سے دیکھا تھا اور پھر الوداع ہونے کا وقت بھی آ پہنچا تھا۔ اس پُرسوز ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا

اور تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں واپس تشریف لے آئے اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا تین بجے واپس ہوٹل جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ ساڑھے تین بجے حضور انور ہوٹل پہنچے اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Harrisburg سے واشنگٹن کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق Harrisburg سے واشنگٹن کے لئے روانگی تھی۔ پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔ اور آٹھ گاڑیوں پر مشتمل یہ قافلہ بطرف واشنگٹن روانہ ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن تشریف آوری ہوئی۔ واشنگٹن اور اس ریجن کی جماعتوں کے احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ احباب نے نعرے بلند کرتے ہوئے اور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری ٹیم کے تمام ممبران کا تعارف حاصل کیا اور ان میں سے ہر ایک کے سپرد جو کام اور ذمہ داری ہے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم میں ڈاکٹرز، انجینئرز، ویب ڈیزائنرز اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے ممبران موجود تھے۔ اس ٹیم میں ایک مقامی امریکن بھی شامل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا کبھی ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ کسی ملک میں گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی نہیں گئے پانچ چھ ماہ قبل شامل ہوئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کا فنڈ ریزنگ کا ٹارگٹ کتنا ہے؟ چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے مکرم منعم نعیم صاحب نے بتایا کہ نصف ملین ڈالر کا ہے۔ مختلف ریجنز میں واک (Walk) کے ذریعہ رقم اکٹھی کریں گے۔ کوشش ہے کہ ہر واک کے پروگرام میں پچاس ہزار ڈالر اکٹھا ہو۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا صرف احمدی احباب سے وصول کرتے ہیں یا غیر از جماعت احباب بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اور پھر ہر علاقہ کے لئے آپ نے جو پچاس ہزار ڈالر کا ہدف رکھا ہے کیا یہ اس علاقہ کی آبادی اور جماعت کی تعداد کے پیش نظر رکھا ہے یا سب کو ایک جیسا ٹارگٹ دیا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو چیریٹی واک ہو چکی ہیں ان میں کیا کامیابی ہوئی ہے۔ چیئرمین صاحب نے بتایا کہ کافی لوگ شامل ہوئے تھے۔ دوسرے لوگ بھی شامل تھے لیکن بڑی تعداد احمدیوں کی تھی۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو فنڈز جمع ہوں ان میں سے کچھ لوکل چیریٹیز کو بھی دینا چاہئے۔

بیرونی پراجیکٹ کے بارہ میں چیئرمین صاحب ہیومینٹی فرسٹ نے بتایا کہ لائبیریا IT سینٹر شروع کیا ہوا ہے اور کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایک کساوا پراجیکٹ شروع کیا ہے جس میں کساوا پراسیسنگ مشین، ڈرائر اور دیگر مشینیں ہیں۔ یہ مشینیں لائبیریا سے ہی حاصل کر کے وہیں Install کی گئی ہیں جس کی وجہ سے غریب کسانوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ کسان ہمارے پاس Raw کساوا لے کر آتے ہیں اور پراسیس کے بعد واپس لے جاتے ہیں اور پھر مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ اب اسی طرح کے مزید پراجیکٹ لگانے کا بھی پروگرام ہے۔

Water for Life پروگرام کے بارہ میں دریافت کرنے پر چیئرمین صاحب نے بتایا کہ اس وقت انڈونیشیا میں اس پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے اور گزشتہ تین سالوں سے ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے، انڈونیشیا میں Bagan Fishing Boats، سکول پراجیکٹس اور واٹر پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔ ایک ملین لوگوں کے لئے صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

ہیومینٹی فرسٹ کے کاموں کی رپورٹ دیتے ہوئے چیئرمین صاحب نے بتایا کہ گزشتہ دو سالوں میں فلاڈلفیا کے علاقہ میں کام کر رہے ہیں اور ہر ماہ ایک دفعہ ایک طے شدہ پروگرام کے تحت ایک ہزار ضرورتمند لوگوں کو پکا ہوا کھانا مہیا کرتے ہیں۔

St.Louis میں ایجوکیشن پروگرام میں مدد کر رہے ہیں۔ اسی طرح سان فرانسسکو میں آئی ٹی سکول میں مدد کر رہے ہیں۔ شکاگو میں بھی ایک سکول میں مدد دے رہے ہیں۔ نارتھ امریکہ میں بھی بعض آفت زدہ علاقوں میں شیلٹر قائم کئے تھے۔

چیئرمین صاحب ہیومینٹی فرسٹ نے بتایا کہ گھانا میں فلٹریشن پراجیکٹ کے لئے UNO میں گرانٹ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے۔ اکرا (Accra) میں اس کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اکرا میں کسی دوسرے ہسپتال کی بجائے احمدیہ ہسپتال کو کیوں منتخب نہیں کرتے۔ بعض ہسپتالوں میں لیبارٹری Test اور دوسری سہولتیں موجود ہیں ان کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیومینٹی فرسٹ کے ان ممبران کو بعض انتظامی ہدایات بھی دیں۔

ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ یہ میٹنگ شام آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ

ہیومینٹی فرسٹ کی میٹنگ کے بعد انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ مکرم منیر الدین شمس صاحب، ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن بھی اس موقع پر موجود تھے۔ حضور انور نے ممبران کمیٹی سے کتب کے تراجم کے بارہ میں مختلف امور دریافت فرمائے اور کام کے جائزے لئے۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ''تذکرہ'' کے انگریزی ترجمہ کی جو نظر ثانی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں اس کام کو دسمبر 2008ء تک مکمل کر کے طبع کروانے کی کوشش کی جائے۔

نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ واقفین نو اور بالخصوص واقفات نو کو تراجم کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے امیر صاحب امریکہ کو ہدایت فرمائی کہ اردو انگریزی وغیرہ میں Masters کروانے کے لئے اچھی یونیورسٹیوں کا پتہ کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ''انگریزی ترجمہ کمیٹی'' کی یہ میٹنگ پونے نو بجے تک جاری رہی۔ امریکہ میں اس کمیٹی کے انچارج مکرم منور احمد سعید صاحب ہیں اور ان کی ترجمہ ٹیم میں مختلف نوجوان خدام و لجنات شامل ہیں اور یہ ٹیم وکالت تصنیف لندن کی زیر نگرانی کام کر رہی ہے۔

میٹنگ کے آخر پر ٹیم کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف مصافحہ عطا فرمایا۔

ٹرینیڈاڈ (Trinidad) کے وفد کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں ٹرینیڈاڈ (Trinidad) سے جلسہ سالانہ یو ایس اے میں شامل ہونے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ٹرینیڈاڈ سے امیر و مبلغ انچارج مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب کی قیادت میں 22 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ جس میں 9 مرد اور 13 خواتین شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوران گفتگو وفد کے ممبران کو تبلیغ کے کام کی طرف توجہ دلائی اور نئی بیعتوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر امیر صاحب نے بتایا کہ 114 بیعتیں اس سال ہو چکی ہیں۔ حضور انور نے توجہ دلائی کہ ابھی بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے وفد سے دریافت فرمایا کہ آپ کب چاہتے ہیں کہ میں ٹرینیڈاڈ آؤں؟ جس پر امیر صاحب ٹرینیڈاڈ نے عرض کیا کہ حضور آئندہ سال تشریف لائیں۔

ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس ملاقات کے بعد مکرم خلیل احمد ملک صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں تین فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد نو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے۔

اعلانات نکاح

مکرم داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ انچارج امریکہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے 12 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ نکاحوں کے اعلان کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

اخبارات و میڈیا میں وسیع پیمانہ پراشاعت

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس تاریخ ساز جلسہ سالانہ کو پہلی مرتبہ اخبارات نے وسیع پیمانہ پر کوریج (Coverage) دی ہے۔اور جلسہ کے تعلق میں خبریں اور انٹرویز شائع کئے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پنسلوانیا کے اخبار "Lancaster Intelligencer Journal" کی نمائندہ کو جو انٹرویو 19؍جون 2008ء کو دیا تھا وہ اس اخبار نے اگلے روز یعنی 20؍جون کی اشاعت میں شائع کیا۔اور حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر بھی شائع کی اور تصویر کے نیچے Caption دیتے ہوئے لکھا:

''مسلمانوں کے خلیفہ فارم شو کمپلیکس کے مقام پر خواتین کے جلسہ گاہ کا وزٹ کرتے ہوئے''۔

✿......اخبار نے لکھا کہ اسلام کے خلیفہ اس اختتام ہفتہ کے روز دنیا اور خاص طور پر Harrirsburg کے لوگوں کے لئے ایک پیغام لا رہے ہیں۔افریقہ کا تین ہفتوں کا دورہ مکمل کرنے کے بعد احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد اب امریکہ کی طرف متوجہ ہورہے ہیں اور قریباً دس ہزار امریکن مسلمان اس اختتام ہفتہ کو ساٹھویں سالانہ کنونشن میں انہیں خوش آمدید کہیں گے۔

مرزا مسرور احمد نے اپنے پیغام میں کہا کہ ''تم اپنے خالق کو پہچان سکتے ہو جب تم اس کی مخلوق سے محبت کرتے ہو۔ اور یہ پیغام خاص طور پر صرف امریکیوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ پیغام تمام دنیا کے لئے ہے جو مسیح الزمان لائے ہیں''۔انہوں نے یہ ریمارکس ہیرس برگ پہنچنے پر جمعرات کی شام اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں کہے۔'اگر ہر کوئی اس پیغام کو یاد رکھے اور اس پر عمل کرے تو دنیا میں دشمنی باقی نہ رہے۔لوگوں کے دل کینہ سے پاک ہوجائیں۔دنیا میں امن قائم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔دنیا میں ایٹم بموں کی ضرورت نہیں۔اللہ تعالیٰ کی ہر مہیا کردہ چیز کو لوگوں کی بہتری کے لئے استعمال میں لایا جائے''۔

قبل ازیں جمعرات کی شام کو''فارم شو کمپلیکس'' میں جب مرزا مسرور احمد پہنچے تو اس وقت سفید پگڑی، سلیٹی رنگ کی شیروانی اور سفید شلوار پہن رکھی تھی۔ آتے ہی انہوں نے سینکڑوں رضاکاروں سے مصافحہ کیا اور بچوں کو پیار کیا۔

اس اخبار نے مزید لکھا کہ احمد جو مسیح موعود کے پانچویں خلیفہ ہیں اور لندن کے رہائشی ہیں نے کہا کہ 2003ء میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد سے پہلی مرتبہ ان کی امریکہ آمد کا مقصد اپنے لوگوں سے ملنا اور ہر اُس شخص سے ملنا ہے جو انہیں ملنا چاہتا ہے۔

احمد نے کہا کہ ان کا پیغام صرف یہی نہیں کہ تمام مسلمان فرقے متحد ہوجائیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ تمام مذاہب کے لوگ آگے آئیں اور ہاتھ میں ہاتھ دیں۔جس شخص کے وہ منتظر تھے وہ مسیح دنیا میں تشریف لا چکے ہیں۔

اخبار نے مزید لکھا کہ احمدیہ مسلم کیمونٹی ایک مذہبی تنظیم ہے اور افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا، یورپ اور شمالی وجنوبی امریکہ کے 185 سے زائد ممالک میں ان کی شاخیں ہیں۔جماعت احمدیہ اس وقت اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ Persecuted جماعت ہے۔

بعض احمدی احباب وخواتین کا ریفرنس دیتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ احمدی کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا ایک جرم ہے۔مسلمان ملکوں میں دوسرے درجہ کے شہری ہیں تاہم مغربی دنیا نے ہمیں آزادیٔ تقریر کی اجازت دی ہے۔

جماعت احمدیہ ہی دنیا میں ایک واحد اسلامی جماعت ہے جن کا ایک لیڈر ہے جو ان کو متحد رکھتا ہے۔مہمان نوازی کی ٹیم کی ایک خاتون ممبر نے کہا کہ میرے لئے تو ایک بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ میرا ایک لیڈر ہے جن کی طرف میں روحانی ہدایت کے لئے رجوع کرسکتی ہوں۔خلیفہ کے لئے ہماری محبت ہماری اپنے والدین اور خاندان کی محبت سے زیادہ ہے۔ہماری محبت اللہ سے شروع ہوتی ہے جو کہ دنیاوی رشتوں سے بالا ہے۔

خلیفہ ہمارے محبوب ہیں۔انہیں دیکھنے کی آرزو ہے۔ایک محبت جوش زن ہے۔اور ایک طرح کی خوشی ہے کہ ہم ان سے ملیں گے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ آج کا سیشن مردوں کی طرف نماز سے شروع ہوگا جو احمد پڑھائیں گے۔عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ جلسہ گاہ ہے وہ وہیں بیٹھے احمد کو ایک بڑی ٹی وی سکرین پر دیکھ سکیں گے۔احمد کی تقاریر آج ایک بجے اور اتوار کو دس بجے بین الاقوامی سیٹلائٹ سٹیشن سے نشر کی جائیں گی۔یہ تقاریر alislam.org پر بھی ملاحظہ کی جاسکیں گی''۔

✿......جلسہ کی خبر دیتے ہوئے Harrisburg Pennsylvania کے ایک اخبار "The Patriot News" نے اپنی 25؍جون 2008ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے تحت لکھا:

ایک مسلم فرقہ کی کانفرنس میں امن بطور خاص موضوع بحث ہوگا۔

اس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا کہ:

جب احمدیہ فرقہ کے ہزاروں لوگ کنونشن کے لئے ہیرس برگ میں جمع ہوں گے اس وقت دوسرے لوگوں کو بھی اس کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دعوت عام ہے۔احمدیہ مسلم جماعت ،مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ مسیح موعودؑ جن کی آمد کی پیشگوئی محمد ﷺ نے کی تھی وہ انیسویں صدی کے آخر پر مبعوث ہوئے۔یہ جماعت گزشتہ 60 سال سے سالانہ کانفرنس کا انعقاد کرتی چلی آرہی ہے۔پچھلے سالوں میں کانفرنس واشنگٹن کے آس پاس منعقد ہوتی تھی جن میں تقریباً سات ہزار تک شرکاء شامل ہوتے تھے۔اس سال تعداد دس ہزار تک بڑھ جائے گی اس لئے بڑی جگہ کے لئے فارم شو کمپلیکس حاصل کیا گیا ہے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ احمدی فرقہ مسلمان ایک اصلاحی فرقہ کے طور پر معرض وجود میں آیا۔1984ء میں پاکستانی گورنمنٹ نے قانون پاس کیا جس کی رو سے احمدی مسلمان ،مسلمان نہیں کہلا سکتے اور انہیں اسلامی طریقہ سے عبادت کرنے کی اجازت نہیں تاہم امریکہ میں احمدیوں اور سنیوں کے تعلقات مناسب طور پر اچھے ہیں۔کھلی کھلی دشمنی اور مخالفت کے باوجود احمدی لٹریچر میانہ روی اور رواداری کی تلقین کرتا ہے۔

✿......اخبار The Paxton Herald نے اپنے 11؍جون 2008ء کے شمارہ میں جلسہ سالانہ اور حضورانور کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے یہ عنوان لگایا:

''مسلمان برائے امن کانفرنس''۔

اس عنوان کے تحت اخبار نے لکھا: تمام دنیا سے مسلمان 20،21،22 جون کو امریکہ اور خاص طور پر ہیرس برگ تشریف لارہے ہیں۔ایک ایسا سال جس میں کیتھولک اور بدھ عالمی رہنماؤں نے متحدہ ریاست امریکہ کا دورہ کیا ،مسلمانوں کے خلیفہ بھی فارم شو کمپلیکس (Farm Show Complex) Harrisburg 20،21،22 جون کو تشریف لائیں گے۔تقریباً دس ہزار امریکن مسلمان حضرت مرزا مسرور احمد کی یہاں پہلی مرتبہ آمد کا مشاہدہ کریں گے۔ان کی یہاں آمد کا مقصد امن اور اتحاد کی ضرورت پر زور دینا ہے۔آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پانچویں اور موجودہ خلیفہ ہیں اور عالمی سربراہ اعلیٰ ہیں۔صد سالہ جوبلی کی تقریبات منانے کے لئے عالمی دورہ کررہے ہیں۔تین ہفتہ کا افریقہ کا دورہ کرنے کے بعد امریکہ آرہے ہیں۔افریقہ میں انہوں نے گھانا، بینن اور نائیجیریا کا دورہ فرمایا۔جہاں انہوں نے امن اور اتحاد پر زور دیا اور وہاں مختلف جلسوں میں ایک لاکھ تک مسلم حاضرین سے خطاب فرمایا۔

حضرت مرزا مسرور احمد آج کل اپنی اہلیہ اور بچوں اور دونواسوں کے ہمراہ لندن میں مقیم ہیں۔

اس سال عالمی دورہ کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا مقصد سادہ الفاظ میں اتنا ہی ہے کہ میں دنیا میں امن کی ترویج کروں۔یہ ہمارا عظیم کام ہے کہ دنیا کے ہر انسان تک امن کے پیغام کی رسائی ہوسکے۔

✿......اخبار "Intelligencer Journal" نے اپنی 14؍جون 2008ء کی اشاعت میں لکھا کہ امریکہ کے ایک مسلمان گروپ کا ہیرس برگ میں اجتماع کا پروگرام ہے۔یہ کانفرنس جس کا کام امن کو فروغ دینا ہے احمدی خاندانوں کے لئے یہ بہت اہم تقریب ہے اور خاندان شروع سال سے ہی ایک مرتبہ اس موقع پر اکٹھے ہونے کا پروگرام بنارہے ہوتے ہیں۔یہ کانفرنس جمعہ سے شروع ہوکر اتوار تک جاری رہے گی۔یہ ساٹھویں کانفرنس ہے۔یہ ایک بین الاقوامی کانفرنس کا روپ دھارے گی۔اس میں پہلی مرتبہ جماعت کے عالمی سربراہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد بھی شریک ہونے کے لئے تشریف فرما ہوں گے۔

✿......اخبار "The Patriot News" نے اپنے 22؍جون 2008ء کے شمارہ میں لکھا کہ جماعت احمدیہ کی اس تین روزہ کانفرنس میں دس ہزار کے قریب لوگوں کے اجتماع کی امید تھی۔ہفتہ کے روز بڑی تقریب امن کانفرنس تھی جس میں اس جماعت نے باہر کی کیمونیٹیز کو مدعو کیا ہوا تھا تاکہ امن اور اسلامی دنیا سے غلط فہمیوں کی بجائے ایک تعارف حاصل ہوجائے۔یہ کانفرنس جس میں ان کے عالمی لیڈر مرزا مسرور احمد جولندن میں رہائش پذیر ہیں اور پہلی مرتبہ امریکہ آئے ہیں ان کو دیکھا ہے۔اس کانفرنس کا اختتام آج ہوگا۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلسہ سالانہ امریکہ کو پہلی مرتبہ اخبارات میں وسیع پیمانہ پر کوریج ملی ہے اور میڈیا کا جماعت کی طرف رجحان ہوا ہے۔اس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جلسہ سالانہ امریکہ میں پریس اور میڈیا کے 26 نمائندگان شامل ہوئے۔جبکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔اس کے علاوہ 408 غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے۔جلسہ کی مجموعی حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ساڑھے نو ہزار (9,500) سے زائد رہی۔الحمدللہ علی ذالک۔جبکہ گزشتہ سال امریکہ کے جلسہ کی حاضری چار ہزار سے زائد تھی۔

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک آمد اور بنفس نفیس جلسہ میں شمولیت اور برکت کی وجہ سے حاضری میں دوگنے سے زائد کا اضافہ ہوا۔اور امریکہ کے طول وعرض سے احباب جماعت تین تین ہزار میل سے زائد کے بڑے لمبے سفر طے کرکے جلسہ کے لئے پہنچے۔امریکہ جو کہ 52 سٹیٹس پر مشتمل وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ملک ہے اور امریکہ کے اندر ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ کا تین گھنٹے کے ٹائم کا فرق ہے۔اگرچہ سفر میں سہولت ہے لیکن بڑے لمبے اور کئی کئی دن کے سفر کرکے احباب ملک کی دور دور کی جماعتوں سے جلسہ میں پہنچے تھے۔جلسہ میں خوشی ومسرت کا سماں تھا۔ایک روح پرور ماحول تھا۔ان تین دنوں میں ہر ایک نے حضورانور کے مبارک وجود سے جہاں فیض پایا وہاں بے انتہا برکتیں بھی سمیٹیں اور اپنی پیاس بھی بجھائی۔اور روحوں کو سیراب کیا۔جس سے ان کے ایمانوں کو حلاوت نصیب ہوئی اور یہ لوگ اپنے دامن میں یہاں سے برکتیں اور مسرتیں لئے ہوئے واپس اپنے گھروں کو لوٹے اور حضورانور کے ساتھ ان کے گزرے ہوئے یہ ایام ہمیشہ کے لئے یادگار بن گئے اور ان کے گھروں کی زینت بن گئے۔اللہ کرے کہ ان برکتوں اور خوشیوں سے ہمیشہ ان کے گھر بھرے رہیں اور یہ ان سعادتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں۔آمین

(باقی آئندہ)

✿✿✿✿✿✿

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صد سالہ جشن خلافت نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم اپنی صد سالہ جشن خلافت کی تقریبات کو دنیا بھر میں منا رہے ہیں۔ اسی حوالہ سے میں مختلف اخبارات و رسائل جہاں خصوصی اشاعتوں کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں وہاں جماعت ہائے احمدیہ کی مختلف شاخوں کی طرف سے خصوصی سووینئرز بھی شائع کئے جا رہے ہیں۔

ہفت روزہ ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ بھی جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ایک شاندار ’’خلافت نمبر‘‘ کی اشاعت کی توفیق پا چکا ہے۔ اسی حوالہ سے طباعت کے مراحل طے کرنے والے جو جرائد ہمیں اب تک موصول ہو چکے ہیں، اُن کا تعارف ’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی زینت بنایا جا رہا ہے۔ نیز ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، ایسی خصوصی اشاعتوں پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی برکات کا ادراک اور خلافت و خلیفۂ وقت سے ایسی محبت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے جس سے ہماری عملی زندگیاں روشن تر ہوتی چلی جائیں۔

رسائل و جرائد کی ترسیل نیز خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی ویب سائٹ کا پتہ درج ذیل ہے۔ اس ویب سائٹ پر گزشتہ پندرہ سال میں ایسے تمام مضامین اور نظموں کا انڈیکس موجود ہے جو الفضل ڈائجسٹ کے لئے منتخب کئے گئے تھے۔

http://www.alislam.org/alfazal/d/

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان کی 8 تا 15؍مئی 2008ء کی اشاعت ’’خلافت نمبر‘‘ کے حوالہ سے خصوصی اشاعت ہے۔ معمول کے 36 بڑے صفحات پر مشتمل اس اخبار میں خلافت سے متعلق اہم ارشادات، چند خصوصی مضامین اور نظمیں بھی شامل ہیں۔ تقریباً تمام مضامین جامع اور مختصر انداز میں تحریر کئے گئے ہیں اور خلافت کے پس منظر، برکات اور خلفائے کرام کی سیرت کا زیادہ سے زیادہ احاطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اخبار کا سرورق رنگین تصاویر سے مزین ہے اور عمدہ سفید کاغذ پر مشتمل ہے۔

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے ماہنامہ ’’النور‘‘ کا مئی، جون 2008ء کا شمارہ خلافت نمبر کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ A4 سائز کے دوسو بیس صفحات پر مشتمل اس رسالہ کا نصف حصہ اردو اور نصف انگریزی زبان میں ہے۔

غریبوں کے خلیفہ

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ کے خلافت نمبر میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ کی سیرت کے جس پہلو پر مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے وہ حضورؒ کی دنیا بھر کے غرباء اور مظلوموں کے لئے زبانی اور عملی امداد کی چند جھلکیاں ہیں۔

آپ لکھتے ہیں کہ 1958ء میں جب ہمارے محلّہ کے خدام کا تعارف ربوہ کے نئے قائد سے کروایا گیا تو قائد صاحب ہر خادم سے صرف ایک ہی سوال کا جواب جاننے کے خواہاں تھے کہ اُس خادم کو مسجد میں کتنی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ...... یہ قائد حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ تھے جن سے بعد میں تعارف کا سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے تمام خلفاء نے غرباء اور مساکین کی بہبود کیلئے بے شمار عملی اقدامات اور تحریکات فرمائیں اور یہ سلسلہ خلافت رابعہ کے بابرکت دَور میں بھی انتہائی وسعت کے ساتھ جاری رہا اور حضورؒ نے نہ صرف جماعتی طور پر بلکہ ذاتی طور پر بھی ایسا نمونہ پیش فرمایا جو آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

☆ حضورؒ کے عہد خلافت کی پہلی اہم تحریک ’’بیوت الحمد‘‘ تھی جو 11؍نومبر 1982ء کو کی گئی اور جس کا تعلق سپین میں کئی صدیوں کے بعد قائم کی جانے والی مسجد کے شکرانے کے طور پر غرباء کے گھروں کی تعمیر سے تھا۔ حضورؒ نے غرباء کے لئے ایک سو گھروں کی تعمیر کے لئے ایک کروڑ روپے کی تحریک فرمائی۔ اب تک اس تحریک کی طرف سے 106 مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی بسائی جاچکی ہے اور ساڑھے چھ سو خاندانوں کو اُن کے مکانات کی تعمیر کے لئے امداد مہیا کی جاچکی ہے۔ اہم بات اس حوالے سے قائم کی جانے والی کالونی کا نام ہے جسے دارالیتامیٰ، دارالمساکین، شیلٹر ہوم یا ایدھی سینٹر نہیں کہا گیا بلکہ خدا تعالیٰ کے اِس انعام پر کہ اُس نے جماعت احمدیہ کو اپنا گھر بنانے کی توفیق بخشی، اُسی کی حمد کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

☆ 12؍جولائی 1983ء کو حضورؒ نے عید کی خوشیوں میں غرباء کو شامل کرنے کی غیر معمولی برکات کی حامل تحریک فرمائی۔ چنانچہ نئی روایات کا آغاز ہوا اور لاکھوں احمدیوں نے اپنے غریب بھائیوں کی عید کی خوشیوں کے ساتھ ساتھ اپنی خوشیوں کو بھی دوبالا کرنے کا نظارہ دیکھا۔ حضورؒ نے 19؍جون 1999ء کو ایک بار پھر اس تحریک کو منظّم رنگ دینے کی تحریک بھی فرمائی۔ اسی طرح 28؍مارچ 1999ء کو احباب جماعت کو یہ تحریک بھی فرمائی کہ وہ عیدالاضحیہ کے موقع پر غریب ممالک میں جانوروں کی قربانی پیش کریں۔

☆ حضورؒ کی زندگی جناب امیر مینائی کے اِس شعر کے مصداق تھی۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

چنانچہ حضورؒ نے افریقہ کے قحط زدگان کے لئے، بوزنیا اور عراق کے مظلومین کے لئے نیز مختلف ممالک میں غربت و افلاس دُور کرنے کے لئے بھی خصوصی تحریکات فرمائیں۔

☆ 9؍نومبر 1984ء کو افریقہ کے لئے مالی امداد کی تحریک فرمائی۔

☆ 17؍اکتوبر 1986ء کو السلواڈور میں زلزلہ آنے پر متأثرین خصوصاً یتامیٰ کی امداد اور کفالت کی تحریک فرمائی۔

☆ 12؍اگست 1989ء کے جلسہ سالانہ پر افریقہ اور ہندوستان کیلئے پانچ کروڑ روپے کی تحریک فرمائی۔

☆ جون 1990ء میں ایران میں زلزلہ کے متأثرین کی امداد کی تحریک فرمائی۔

☆ 18؍جنوری 1991ء کو افریقہ کے فاقہ زدہ علاقوں میں مدد فراہم کرنے کی پھر سے تحریک فرمائی۔

☆ جنوری 1991ء میں کفالتِ یتامیٰ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ’’کفالتِ یکصد یتامیٰ‘‘ کمیٹی کا قیام عمل میں لائے۔

☆ لائبیریا کی خانہ جنگی سے متأثر مہاجرین کے لئے اپریل 1991ء کو امداد کی تحریک فرمائی۔

☆ 30؍اکتوبر 1992ء کو خانہ جنگی کے شکار صومالیہ اور سرب دہشت گردی کے شکار بوزنیا کے مظلومین کے لئے امداد کی تحریک فرمائی۔

☆ 4؍مئی 1994ء کو بنگلہ دیش کے طوفان کے متأثرین کی امداد کی پُرجوش تحریک فرمائی۔

☆ افریقہ کے ایک ملک روانڈا میں جب دو قبائل کے درمیان نسلی فسادات پھوٹ پڑے تو بہت زیادہ جانی و مالی نقصان ہوا اور لاکھوں افراد قتل کر دیئے گئے۔ حضورؒ نے روانڈا کے مظلومین کے لئے امدادی تحریک کا اعلان 22؍جولائی 1994ء کو فرمایا۔

☆ 1995ء میں جاپان میں زلزلہ آنے پر وہاں امدادی کام کی تلقین فرمائی۔

☆ 16؍جولائی 1996ء کو دوبارہ بوزنیا اور البانیہ کے مظلومین کے لئے خاص دعاؤں اور عملی اقدامات کی تلقین فرمائی۔

☆ 5؍فروری 1999ء کو سیرالیون کے مسلمان یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کی تحریک فرمائی۔

☆ عراق کی صورتحال پر حضورؒ سالہا سال بے قرار رہے۔ اپنی وفات سے دو ہفتے قبل حضورؒ نے عراق کے عوام کی مالی مدد کرنے کی تحریک فرمائی۔

☆ افریقہ کے غرباء اور مجبورین کی امداد کے لئے حضورؒ نے بار بار دعاؤں اور امداد کی تحریکات فرمائیں۔

مجھے سیرالیون میں تیس سال رہنے کا موقع ملا ہے اور کئی لوگوں سے یہ فقرہ مجھے سننے کو ملا کہ "I am a Muslim by birth but Christian by education"۔ یعنی میں پیدا تو مسلمان ہوا لیکن مشن سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد عیسائی ہوگیا۔ اسی طرح سینکڑوں مسلمان لڑکیاں عیسائیوں سے شادیاں کر کے عیسائی نسلوں کی مائیں بن گئیں۔ اس صورتحال کو تعلیمی پسماندگی کے علاوہ غربت سے بھی فروغ ملا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کے دور سے ہی تعلیمی اور طبّی اداروں کے قیام کا آغاز ہو چکا تھا جو بعد میں حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کے عہد میں نصرت جہاں سکیم کے تحت غیر معمولی رفتار سے جاری رہا۔

☆ حضرت خلیفۃالمسیح الرابعؒ نے 1988ء میں افریقہ کا دورہ فرمایا تو 22؍جنوری 1988ء کو نصرت جہاں سکیم کی تنظیم نو کا حکم دیا۔ اس تنظیم نو کے تحت تعلیمی اداروں میں یکسانیت پیدا کرتے ہوئے انہیں سائنسی آلات اور دیگر امداد فراہم کی گئی۔ حضورؒ نے مستحق طلبہ کے لئے وظائف کی خطیر رقوم عطا فرمائی۔

☆ نومبر 2001ء میں حضورؒ نے ایک رؤیا کی بنا پر تمام ممالک میں ’’ایجوکیشن بورڈ‘‘ قائم کرنے کا حکم دیا۔

☆ سیرالیون اور لائبیریا میں خانہ جنگی کے دوران ہزاروں افراد نہ صرف قتل کئے گئے اور لاکھوں بے گھر ہوئے بلکہ ہزاروں کے اعضاء بھی کاٹ دیئے گئے۔ حضورؒ کے ارشاد پر جماعت برطانیہ نے معذوروں کے لئے مصنوعی اعضاء بھجوائے اور ماہرین نے اِن اعضاء کو نصب کیا۔ کئی متأثرین کو منہدم مکانات کی تعمیر نو میں مدد دی گئی، بعض کی تجارتوں کو بحال کرنے کی کوشش کی گئی، خوراک اور کپڑوں کے کنٹینرز بھجوائے گئے، ڈاکٹروں نے طبّی کیمپ لگائے اور ادویات تقسیم کیں۔ معاشی حالات کو بہتر بنانے کے لئے گیمبیا، نائیجیریا اور سیرالیون کو پرنٹنگ مشینری بھجوائی گئی، گھریلو صنعت کے فروغ کی بھی کوشش کی گئی۔ حضورؒ نے افریقہ ٹریڈ کے نام سے ادارہ بھی قائم فرمایا اور بعض سروے بھی کروائے۔ سیرالیون میں ایک جوس فیکٹری لگانے کا منصوبہ بھی زیرغور آیا۔ جب حضورؒ کو علم ہوا کہ اگر ایسی فیکٹری قائم کی گئی تو سارے ملک کا Citrus Fruit بھی اس کی ضرورت بمشکل پوری کر سکے گا، تو حضورؒ نے یہ منصوبہ اس بنا پر ترک کرنے کا فیصلہ فرمایا کہ یہی پھل تو سیرالیون کے غریب عوام تک وٹامن سی کی رسائی کا آسان اور بڑا ذریعہ ہے، اگر سارا فروٹ فیکٹری میں کھپ گیا تو غریب عوام محروم رہ جائیں گے۔

☆ حضورؒ کی غریب نوازی کا ایک پہلو ہومیوپیتھی طریق علاج کے فروغ کی کوشش بھی ہے۔ اس مقصد کے لئے حضورؒ نے اپنے لیکچرز، کتب اور ادویات کی امداد کے ذریعے نہایت درجہ کوشش فرمائی تا کہ غرباء کو سستا اور بہتر علاج میسر آ سکے۔

☆ 28؍اگست 1992ء کو حضورؒ نے ہیومینیٹی فرسٹ کا قیام فرمایا۔ یہ ادارہ غیر معمولی ترقیات کی طرف گامزن ہے اور دنیا بھر میں بہت مشکل حالات کے باوجود خدمت کے نئے باب رقم کر رہا ہے۔

☆ حضورؒ نے خوشحال ممالک میں غذا کے ضیاع پر بھی اظہار تأسف فرماتے ہوئے، امیر ممالک میں ضائع کی جانے والی غذا کو غریب ممالک کے غرباء کے پیٹ بھرنے کے لئے بھجوائے جانے کی تحریک فرمائی۔

☆ اگرچہ کئی مواقع پر حضورؒ نے جماعت کے عائلی اور ازدواجی مسائل کو حل کرنے کے لئے کئی تحریکات کا اعلان فرمایا تھا لیکن غریب بچیوں کی شادیوں کے موقع پر پیش آنے والی مالی مجبوریوں کا درد محسوس کرتے ہوئے ’’مریم شادی فنڈ‘‘ کے اجراء کا اعلان 2؍مارچ 2003ء کو فرمایا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

15th August 2008 –21st August 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 15th August 2008

- 00:00 Tilaawat & MTA News
- 00:45 Documentary: a variety of interviews with members of Jamaat Ahmadiyya New Zealand.
- 01:20 Al Maaidah: a cookery programme.
- 02:05 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th August 1995.
- 03:05 Future Challenges
- 03:40 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 10th March 1998.
- 04:55 Mosha'airah: an evening of poetry.
- 06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 07:05 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 4th March 2007.
- 08:05 Le Francais C'est Facile
- 08:30 Siraiki Muzakarah
- 09:05 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 30th December 1995.
- 10:10 Indonesian Service
- 11:10 Seerat Sahaba Rasool (saw)
- 12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
- 13:20 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 14:25 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
- 15:30 Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
- 16:00 Friday Sermon [R]
- 17:25 Spotlight: an interview with Ihsanul Haque regarding his lifetime achievements.
- 18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
- 20:35 MTA International News [R]
- 21:10 Friday Sermon [R]
- 22:20 First Aid Measures: a programme on the use of first aid in an emergency.
- 23:50 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 30th December 1995.

Saturday 16th August 2008

- 00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 01:00 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 15th August 1995.
- 02:15 Friday Sermon: recorded on 15th August 2008.
- 03:30 Spotlight: an interview with Ihsanul Haque regarding his lifetime achievements.
- 04:30 First Aid Measures: a programme on the use of first aid in an emergency.
- 05:00 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 30th December 1995.
- 06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 07:05 Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor. Recorded on 4th March 2007.
- 08:05 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
- 08:40 Friday Sermon: recorded on 15th August 2008.
- 09:40 Sea World: a documentary on sea life, including a seal show.
- 10:05 Indonesian Service
- 11:05 French Service
- 12:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 13:05 Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
- 14:05 Intikhab-e-Sukhan: live poem request programme
- 15:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
- 16:05 Moshaairah: an evening of poetry about the Khilafat Jubilee.
- 17:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 20th May 1995. Part 2.
- 18:00 Sea World [R]
- 18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit.
- 20:35 MTA International News
- 21:05 Bustan-e-Waqfe Nau [R]
- 22:05 Sea World [R]
- 22:25 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as) [R]
- 23:00 Friday Sermon [R]

Sunday 17th August 2008

- 00:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 01:10 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
- 01:45 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 16th August 1995.
- 03:10 Friday Sermon: recorded on 15th August 2008.
- 04:35 Khilafat Jubilee Moshaairah
- 05:35 Sea World
- 06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 07:00 Jamia Ahmadiyya UK class with Huzoor, recorded on 17th March 2007.
- 08:00 The Casa Loma
- 08:35 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Ghana, Africa.
- 09:40 Learning Arabic: lesson no. 7
- 10:00 Indonesian Service
- 10:55 Friday Sermon: recorded on 30th March 2007
- 12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 13:00 Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
- 13:55 Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, rec. on 15th August 2008.
- 15:00 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
- 16:00 Learning Arabic: lesson no. 7 [R]
- 16:20 Huzoor's Tours [R]
- 17:25 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th June 1998. Part 1.
- 18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
- 20:30 MTA International News
- 21:05 Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
- 22:10 The Casa Loma [R]
- 22:40 Learning Arabic: lesson no. 7 [R]
- 23:00 Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 18th August 2008

- 00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 01:00 The Casa Loma
- 01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th August 1995.
- 02:35 Friday Sermon
- 03:40 Learning Arabic: lesson no. 7.
- 04:00 Question and Answer Session: Recorded on 7th June 1998. Part 1.
- 05:15 Seerat-un-Nabi (saw)
- 06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class held with Huzoor. Recorded on 18th March 2007.
- 08:15 Le Francais C'est Facile: lesson no. 2.
- 09:00 French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 29th December 1997.
- 10:00 Friday Sermon
- 11:05 Medical Matters: programme on the topic of depression.
- 12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 13:00 Bangla Shomprochar
- 14:05 Friday Sermon: recorded on 22nd June 2007.
- 15:00 Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Maulana Muhammad Umar about the rights of Women in Islam.
- 15:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
- 16:50 French Service [R]
- 17:50 Medical Matters [R]
- 18:30 Arabic Service
- 19:25 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd August 1995.
- 20:25 MTA International News
- 21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
- 22:20 Friday Sermon [R]
- 23:15 Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 19th August 2008

- 00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 01:00 Le Francais C'est Facile: lesson no. 2
- 01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 22nd August 1995.
- 02:35 Friday Sermon delivered Hadhrat Khalifatul Masih V recorded on 22nd June 2007.
- 03:30 French service
- 04:35 Jalsa Salana Speeches
- 05:25 Medical Matters
- 06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
- 07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor.
- 08:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th June 1998. Part 2.
- 09:00 Global Warming
- 10:00 Indonesian Service
- 11:00 Sindhi Service
- 11:25 The History of Athens
- 12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
- 13:00 Bangla Shomprochar
- 14:00 Jalsa Salana Australia: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 16th April 2006.
- 15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
- 16:00 Question and Answer Session [R]
- 16:50 The History of Athens [R]
- 17:25 Intikhab-e-Sukhan
- 18:30 Arabic Service
- 20:35 MTA News International
- 21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
- 22:00 Global Warming [R]
- 23:00 Jalsa Salana Australia: concluding address [R]

Wednesday 20th August 2008

- 00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 01:00 Learning Arabic: lesson no. 6
- 01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 23rd August 1995.
- 02:30 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam)
- 03:25 Question and Answer Session: rec. on 07/06/1998. Part 2.
- 04:15 Global Warming
- 05:05 Jalsa Salana Australia: concluding address
- 06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 25th March 2007.
- 08:00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (as)
- 08:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 14sh June 1998.
- 10:00 Indonesian Service
- 10:55 Swahili Service
- 12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
- 13:00 Bangla Shomprochar
- 14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 3rd May 1985.
- 15:35 Jalsa Salana UK 1993: speech delivered by Aftab Ahmad Khan on the topic of Ahmadi Muslims in Pakistan, recorded on 31/07/1994.
- 16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
- 16:55 Khilafat Jubilee Quiz
- 17:25 Question and Answer Session [R]
- 18:30 Arabic Service
- 19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th August 1995.
- 20:30 MTA International News
- 21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
- 22:05 Jalsa Salana UK 1993 [R]
- 22:25 From the Archives [R]

Thursday 21st August 2008

- 00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
- 01:00 Hamaari Kaenaat
- 01:30 Liqaa Ma'al Arab
- 02:25 Sea World
- 02:55 Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
- 03:30 From the Archives
- 05:05 Khilafat Jubilee Quiz
- 05:35 Jalsa Salana UK 1993
- 06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
- 07:05 Children's Class with Huzoor, recorded on 31st March 2007.
- 08:10 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 22nd October 1995.
- 09:15 Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Germany, including the foundation laying ceremony of the Weil Der Stadt Mosque.
- 09:45 Indonesian Service
- 10:50 Pushto Service
- 12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
- 12:50 Bangla Shomprochar
- 13:55 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11th March 1998.
- 15:00 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Germany. [R]
- 15:35 Future Challenges: a guide for students on university admissions.
- 16:10 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 22nd October 1995. [R]
- 17:20 Mosha'airah: an evening of poetry [R]
- 18:30 Arabic Service
- 20:35 MTA International News
- 21:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 11th March 1998. [R]
- 22:10 Future Challenges: a guide for students on university admissions. [R]
- 22:40 Children's Class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 08 August , 2008 | Issue No. 32

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

ہر احمدی کو اخلاق اور روحانیت میں اعلیٰ مقام پر فائز ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ مقام بغیر دعاؤں کے حاصل نہیں ہوگا۔

اس زمانہ میں اگر کوئی جماعت خلافت کے نظام کو لئے ہوئے ہے تو وہ مسیح پاک علیہ السلام کی جماعت ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عہد بیعت کرنے پر ہر احمدی کا آج یہ فرض ہے کہ اس نعمت کے دفاع کے لئے ایستادہ رہے اور ہمیشہ وہ کام کرتا رہے جو اس نعمت کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ وہ علم جو خلافت سے وابستگی اور اس کی فرمانبرداری کی راہ میں حائل ہے وہ انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات سے محروم کر دیتا ہے۔

جماعت اور خلافت کے خلاف بارہا دشمنان دین صف آراء ہوئے اور ہر طرف سے حملوں کی بوچھاڑ ہوئی مگر خدا تعالیٰ نے فتح جماعت کو عطا فرمائی۔

امریکہ کی جماعت انفاق فی سبیل اللہ کے میدان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔
اس جماعت نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے میں تاخیر نہیں کرتی

(جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اختتامی خطاب)

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں سندات اور گولڈ میڈلز کی تقسیم، ہیومینٹی فرسٹ کی ٹیم سے حضور انور کی ملاقات، انگریزی ترجمہ کمیٹی کے ارکان کے ساتھ میٹنگ، ٹرینیڈاڈ کے وفد کی حضور انور سے ملاقات، انفرادی وفیملی ملاقاتیں، اعلانات نکاح، اخبارات و میڈیا میں حضور انور کے دورہ کی وسیع پیمانے پر کوریج۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے پہلے دورہ کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

22/جون 2008ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہوٹل میں نماز کے لئے حاصل کئے گئے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ حضور انور کی اقتداء میں قریباً اڑھائی صد مرد و خواتین نے نماز ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ امریکہ کا آخری روز تھا۔ اختتامی اجلاس میں شرکت کے لئے پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ پہنچے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب نے بڑے پُر جوش نعرے لگائے۔

جلسہ سالانہ امریکہ کا اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کے اس اختتامی کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ حافظ مبارک ککوئی صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی جس کا انگریزی ترجمہ اسد صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم منصور رفیق احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام منظوم کلام

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

ترنم کے ساتھ بڑی پُرسوز آواز میں پیش کیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ ایک افریقن امریکن بھائی نے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں میں سندات اور گولڈ میڈلز کی تقسیم

بعد ازاں تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے پانچ طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور گولڈ میڈل عطا فرمائے۔ ایوارڈ حاصل کرنے والے طلباء میں عدیل خان صاحب، احمد خالد صاحب، سہیل حسین صاحب، مرزا غلام ربی صاحب اور احمد صادق باجوہ صاحب شامل ہیں۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے اس پروگرام کے تحت ”خلافت“ کے موضوع پر مقالہ لکھنے کے مقابلہ میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے انصار، خادم اور طفل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سندات اور انعام عطا فرمائے۔

انصار اللہ میں سے فہیم احمد طیّب صاحب، خدام الاحمدیہ میں سے رضوان جٹالہ صاحب اور اطفال الاحمدیہ میں عزیزم نوشیرواں زاہد صاحب نے یہ سندات اور انعامات حاصل کئے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ میں سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس کو علم انعامی عطا فرمایا۔ اور دیگر مختلف مجالس کو اور ریجن کو مختلف پوزیشنیں حاصل کرنے پر سندات خوشنودی عطا فرمائیں۔

بعد ازاں بارہ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

”آج میرے ایڈریس اور خطاب کے بعد جلسہ سالانہ امریکہ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ خلافت جوبلی کے حوالہ سے یہ جلسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ امید ہے اس جلسہ نے بہت سی برکات ہر ممبر کو دی ہوں گی۔ جلسہ سالانہ کی اغراض جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی اپنے خطاب میں بتایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان کی ہیں کہ تا ہم روحانیت اور اخلاقیات میں اور علمی ترقی کریں۔ اس وجہ سے ہر ملک کا جلسہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر ہر جلسہ کی یہ اہمیت ہے تو پھر اس جلسہ کی خلافت جوبلی کے حوالہ سے کیا اہمیت ہے؟ ایک تو یہ ہے کہ ہر ملک نے جو جلسے کئے انہوں نے اپنے پروگراموں کو خلافت جوبلی کے حوالہ سے ترتیب دیا اور سپیشل پروگرام بنائے جن میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کو خلافت احمدیہ کے حوالہ سے بیان کیا گیا۔ اس وجہ سے ہر بڑے چھوٹے، نوجوان بوڑھے میں ایک جوش وجذبہ ہے۔ اس وجہ سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار بننا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ یہ امریکہ کا پہلا جلسہ ہے جس میں مَیں بھی شرکت کر رہا ہوں جس کی وجہ سے بہت سے احباب جماعت اس میں شامل ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے اس جلسہ کی

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں